Vol II
No 23

Wednesday
9th July, 1952

HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY DEBATES

Official Report

CONTENTS

	Pages
Starred Questions and Answers	1445 1459
Business of the House	1459 1460
Discussion on Non Official Resolution No 2 8, 16 and 24 (Incomplete)	1460 1505

Price: Eight Annas

GOVERNMENT PRESS
HYDERABAD DN
1952

HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY

Wednesday the 9th July 1952

(TWENTY THIRD DAY OF THE SECOND SESSION)

The House Met at Two of the Clock

[*Mr Speaker in the Chair*]

Starred Questions and Answers

Mr Speaker We shall take up questions

Babulphali Auction

*288 *Shri Ankush Rao Venkat Rao (Partur)* Will the hon Minister for Excise Forests and Customs be pleased to state —

(1) What is the annual collection of Babulphali auction in Partur Taluq?

(2) Whether there are any arrears of tax payable to Government in this connection ?

(3) If so what is the amount?

منسٹر برائے کسٹمس اینڈ فارسٹس (شری وینکٹ رنگا ریڈی) : سوال کے جزو ایک کا جواب یہ ہے کہ سنہ ۱۹۵۰ ف کے ابل پرپورہ گری علاقہ ۔ اسکے بعد دیوانی میں ضم ہوا ۔ پرتور تعلقہ میں یہ رسمہ ببول کے ٹھیکہ کو نہیں ہے سوال کے جزو ۲ کے جواب کی ضرورت جزو اول کے جواب کی وجہ سے باقی نہیں ہے

اسی طرح سوال کے تیسرے جزو کے جواب کی بھی ضرورت باقی نہیں رہی

شری انکش راؤ : کیا اس سال ٹیکس وصول نہیں ہوا ؟

شری وینکٹ رنگا ریڈی : ٹیکس کی وصولی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کیونکہ وہاں جنگل ہی نہیں

شری انکش راؤ : ببول کی پھلیاں کہاں ہیں کیا اسکے جنگل کا ہراج کیا جاتا ہے ؟

1

شری وینکٹ رنگا ریڈی سوال رو سے متعلق ہے وہاں سول ں ہے جی ہیں و
خراج کا دا وال ہے باد صحرا میں سول ں ہوا ہے کا متعلق محکمۂ جنگلات سے ہوتا ہے
اور جس ں صحرا ہو وہاں کے ول ں کا متعلق مرسمہ مال سے ہوتا ہے

شری ایکش راؤ وینکٹ راؤ ماار ل سر بتا سکتے ہیں کہ اس بارے میں
جو ٹکس وصول کیا جاتا ہے اسکا تعلق کس سے ہے

شری وینکٹ رنگا ریڈی اسکا تعلق مرسمہ مال سے ہے

شری کسٹ راؤ واگ ہارے (و ۲ و موط) محکمہ جنگلات کو اسسے سول
ں کی جو حفاظت کرنا ہے وہ کس مقصد کے تحت کیا جاتا ہے؟

شری وینکٹ رنگا ریڈی عام طور پر سول کے جنگل کی حفاظت نہیں کیجاتی البتہ
مدر ط ر پر صحرا ں جہاں سول ں ہوئے ہیں انکو خراج لیا جاتا ہے

شری ایکش راؤ وینکٹ راؤ کیا رعیتی کے متعلقات میں سول ں بھی ہیں؟

شری وینکٹ رنگا ریڈی میں سمجھتا ہوں کہ آنریبل ممبر اصل سوال درپورے
متعلق تھا اگر آنریبل ممبر بھی ہے متعلق پوچھتے ہیں تو میں دے دیتا ہے

شری ایکش راؤ وینکٹ راؤ میں ہمارے ضلع کے متعلق پوچھ رہا تھا۔

شری وینکٹ رنگا ریڈی اسکے لیے بھی نوٹس چاہیے

Mr Speaker Let us proceed to the next question Shri Syed Hasan

Deputy Commissioner, Customs, Gulbarga

*844 Shri Syed Hasan (Hyderabad City) Will the hon Minister for Excise, Forests and Customs be pleased to State —

(1) Whether the present Deputy Commissioner of Customs at Gulbarga is senior to the officer who held that post immediately prior to his taking charge?

(2) What are the respective academic qualifications of the said two Officers?

شری وینکٹ رنگا ریڈی جزو ایک کا جواب یہ ہے کہ افسوس تو وہ سینیر ہیں جزو
نمبر ۲ کا جواب یہ ہے کہ سام کرن صاحب ایک ملٹری افسر ہیں جو کوئی علمی ڈگری
نہیں رکھتے اور نواب بہادر جنگ ایل ایل بی کامیاب ہیں

شری سید حسن بہادر جنگ کتنے سال سے ملازم ہیں؟

1

شری وینکٹ رنگا ریڈی - اسکے لئے نوٹس چاہئے

شری وی ڈی دیشپانڈے (اپاگوڑہ) کیا سکریٹریٹ کے عہدہ داروں کی سینیارٹی لسٹ (Seniority List) سرکیولیٹ (Circulate) کی گئی اس میں سینئر کون ہے ؟

شری وینکٹ رنگا ریڈی اوس وقت ملازمت کے لحاظ سے یا رجسٹر سے ہے لیکن قابلیت وغیرہ کے لحاظ سے شامل کرنے سے سینئر قرار پائے

شری وی ڈی دیشپانڈے - انکو کس طرح سے سرپرود کیا گیا جبکہ اُن سے پہلے کہا ہے کہ شامل کرنے کوئی ڈگری نہیں رکھتے ور قادر ... نہیں کے ... کام میں

Dr Chenna Reddy May I know, Sir if individual cases of seniority which are probably mainly on the administrative side can be discussed in the Assembly?

Shri V D Deshpande I think it can be discussed

Mr Speaker This is not a point of information The question can be put for eliciting information

Shri V D Deshpande And also about the working of a Department If there is some irregularity in the Department, I think the Members are entitled to ask regarding it

Mr Speaker I think the hon Members can ask questions only for information

Shri V D Deshpande I want to have the information as to what was the basis on which the seniority of a particular person was over-looked and another person was promoted

شری وینکٹ رنگا ریڈی قابلیت ہے راؤ ڈگری نہیں رکھتا ہے انکی کارکردگی اور دیانت داری موافق ہے - ان تمام چیزوں کے لحاظ سے ترقی دیجاتی ہے

شری سید حسن احمد آ رسول نے انکی کارکردگی سے مطمئن نہیں تھے تو پھر اوپر دل سیسٹر نے اسے مطابق ترکیوں ترقی دی؟

شری وینکٹ رنگا ریڈی - اسوقت شامل کرنے کے معاملہ میں کارکردگی دیکھی گئی تھی اور قاعدے مطابق ترقی کے موقع پر جو لوگ انکے معاملہ میں تھے انکے معاملہ میں انکی کارکردگی بہتر ہونے کی وجہ سے ترقی دی گئی

Mr Speaker Let us proceed to the next question, Shri Udhava Rao Patil

Afforestation Scheme

*348 *Shri Udhava Rao Patil* (*Osmanabad—General*) Will the hon Minister for Excise, Forests and Customs be pleased to state —

(1) Whether there is an afforestation scheme for Osmanabad Taluq?

(2) If so, how many acres of land are proposed to be acquired for it?

(3) Whether any compensation has been paid for the purposes?

(4) If so what is the amount of compensation paid? and

(5) The names of persons to whom the same has been paid?

شری وینکٹ رنگا ریڈی: جز و نمبر ایک کا جواب یہ ہے کہ یہ اسکیم کامل ضلع عثمان آباد کیلئے ہے نہ صرف عثمان آباد ہی شامل ہے۔ جز و نمبر ۲ کا جواب یہ ہے کہ پورے ضلع عثمان آباد کیلئے سالانہ تخمیناً ایکڑ کی حد تک جس میں سرکاری اراضی کے سوا خانگی اراضی بھی ہے بلحاظ گنجائش رقم حاصل کرنے کا منشا ہے۔ جز و نمبر ۳ کا جواب یہ ہے کہ مالکان اراضی کو معاوضہ ادا کرنے کی خاطر عثمان آباد ضلع کے کلکٹر کو رقم دی گئی ہے۔ جز و نمبر ۴ کا جواب یہ ہے کہ یہ رقم (۲ ۶۸۵) روپے ہے۔ جز و نمبر ۵ کا جواب یہ ہے کہ یہ رقم عثمان آباد کے کلکٹر کے ذریعہ سری ورمل چند گاندھی اور راجہ کشن راو کے ورثاء مالکان اراضی میں تقسیم کیا گیا۔

شری اودھو راؤ پٹیل: میرے سوال کے جز و نمبر ۲ کا جواب نہیں دیا گیا کہ کتنے ایکڑ اراضی لی گئی ہے۔

شری وینکٹ رنگا ریڈی: اب تک جملہ (۱۸) ایکڑ (۸) گنٹہ اراضی لی گئی ہے۔

شری اودھو راؤ پٹیل: سری ورمل چند گاندھی کو کتنا معاوضہ ملا؟

شری وینکٹ رنگا ریڈی: ان کو (۸,۶۰۰) روپے (۶) آنے (۶) پائی معاوضہ ملا۔

شری اودھو راؤ پٹیل: ان کی زمین کتنے ایکڑ تھی؟

شری وینکٹ رنگا ریڈی: اب سو لھا میں ایکڑ دو گنٹہ تھی۔

شری اودھو راؤ پٹیل: معاوضہ دینے کا معیار کیا تھا؟

سری وینکٹ رنگار لُمّی ا لہ مس و ری کے حالات کے حط سے ہوا ہے اسکی معسلاب
معوم ر ا هو نو ا ر ل ممر قانون حصول اسی ـ دخط ہو ا ن معاوضه ارمی معس
م سال و عس صو ں س سال کا اصل و کا ے ـ ـ معصل د ا ورو وں
ں رحود ہے

श्री बामणराव देशमुख (मोमानाबाद) श्री विमन्भार राभी हे नामदार फुडणद राधी याचे कोणी रिलेटिव्हज (Relatives) आहेत काय ?

Mr Speaker This question cannot be allowed

سری کسب راؤ ا گھارے (ہ صح ے مکلات س ا ے ر ہ حاب
کو ھی سامل کیا جاتا ہے حرال کو ں ک ں کی ؟

شری وینکٹ رنگار لُمّی ہ حلات کئے س سم کی ر م اب لیعا حاہ ہی اس
قسم کی اواصاب اعحاں ھی ہ ہیں د کھا ا تا کہ اس ں گ س ا کی ہے ا ہیں
اس کو دیکھنے کی ضرورت ہیں

شری کسب راؤ او کھارے مہاد کیا س ہیں اگ سکی کا ا ے ر حاب کو
لاسس (Plantation) کئے ا جاسکتا ہے ؟

مسٹر اسپیکر حواب دینے کی ضرورت ہیں

Let us proceed to the next question, Shri Lambaji Mukhtaji

Plots for Primary Schools

*265 *Shri Lambaji Mukhtaji (Manjlegaon)* Will the hon Minister for Agriculture and Supply be pleased to state —

Whether it is a fact that certain plots of land in villages of Manjlegaon taluq of Bhir district allotted for primary school buildings which have not been constructed and cannot be constructed for some years, are not allowed to be cultivated by the Government?

Dr Chenna Reddy I think this question relates to the Revenue Department

Mr Speaker Let us proceed to the next question

Levy Collection—Jeep Car

*816 *Shri S Rudrappa (Chitapur)* Will the hon Minister for Agriculture and Supply be pleased to state

Whether the Tahsildar of Chitapur Taluq, Gulbarga District, will be awarded a Jeep car as a present for the interest he evinced during the recent levy day' at Chitapur?

(3) What is the acreage ploughed by them in each District?

(4) What are the rates charged by the Government for the tractor ploughing?

ڈاکٹر حمار لمی سنہ ۵۲-۱۹۵۱ ع میں (۸) ٹریکٹرس ہر نے کیلئے موصہ سے
کی ضرور نکی ر ٹریکٹر کا ب ہے کہ ماوی میں ٹریکٹرس جوتنے کیلئے
ملع واری الاٹ (Allotment) نہیں کیا جاتا بلکہ ہر درخواست
ر صروف کے ہے کیا جاتا ہے حرسے ضرورکا حواب ہے کہ اسلہ قسم ہونے
والے ٹریکٹروں سے لیں اکر کی ہوگی یہ سکھیہ (सरया) ظاہر کرا
اسمبھو (असम्भव) ہے روپے روکا حواب ہے کہ ناگرکسی کا نوح ہے ہے —

۱	۸ گہرا	۲۴ روپیہ سکہ ع ماوی	۲۲ روپیہ صد
۸	گہراں	۲۶ روپیہ سکہ ع ماوی	۲۴ روپیہ صد

श्रीमती लाक्षाताई बायमारे (मैनपुर) मराठवाड़के लिये कितने ट्रैक्टर्स लिये गये हैं?

ڈاکٹر حمار لمی ٹوٹ منٹ کے ملہ ۲۰ ٹریکٹرس ہیں جن میں سوائے ن کے
ال سب مرہٹواڑہ میں موجود ہیں

شری رنگ راؤ دشمکھ (گنگا کھیڑ) گورنمنٹ نے ٹریکٹرس کا رح پہلے فی ایکر
روپے (۲) رکھا تھا بعد میں اس میں اور (۲) روپیے بڑھا دئے گئے میں آنریبل منسٹر
سے یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ کیا گورنمنٹ کو سابقہ رح سے نقصان ہو رہا تھا ؟

ڈاکٹر حمار لمی اب رح (۲) روپیے تھا اس سال (۲۴) روپیے کیا گیا ہے

شری مانک راؤ پہاڑنے جو سب ٹریکٹرس دئے ہیں کیا سب کے سب چالو ہیں؟

ڈاکٹر حمار لمی ہاں سب کے سب چالو ہیں

ایک آنریبل ممبر بادلاباد میں کسے ٹریکٹرس ہیں ؟

ڈاکٹر حمار لمی میں سمجھتا ہوں کہ اس سوال کا جواب پہلے ہی دیا جاچکا ہے

شری رنگ راؤ دیشمکھ کیا آنریبل منسٹر کو معلوم ہے کہ ٹریکٹرس کا رح
بڑھانے کی وجہ سے کسان اسے استعمال نہیں کر رہے ہیں ؟

ڈاکٹر حمار لمی جو آنریبل ممبر کا خیال معلوم ہوا ہے مانگ دراصل بہت
بڑھی ہوئی ہے اس سے آنریبل ممبر جو نتیجہ نکال سکتے ہیں

شری گوپال ساسمری دیو (مدھول) کیا آنریبل منسٹر کو معلوم ہے کہ ٹریکٹر
چلانے والوں کو کہا جاتا ہے دیسی پر وہ لوگ زمین میں سپھر کے کرکر ڈ سے بھی بچ
کرتے ؟

ڈاکٹر چنا ریڈی ۔ یہ ہیومن نیچر (Human nature) کی بات ہے
ذی حاس دار ہے کے لازم ہے معلوم نہ ہو سکے ۔ اس لیے میں سمجھتا
ہوں کہ اسکے جواب کی ضرورت نہیں ۔

شری جگوان راؤ گاڑیگے (ء ڑ) مرہٹواڑہ کےلیے جو ٹریکٹرس دیے گیے ہیں
وہ ایک ہی جگہ ہیں یا الگ الگ جھگوں پر ؟

ڈاکٹر چنا ریڈی ۔ میں نے کہا ہے کہ مرہٹواڑہ میں مختلف جگہوں پر ٹریکٹرس رکھے
گیے ہیں ۔

شری کے ایس رام راؤ (دیورکنڈہ) ۔ کیا ٹریکٹرس ری او حسکی اراضیات
کےلیے سسٹم اکروچ کےلیے کرایہ پر دیے جاسکتے ہیں ؟

ڈاکٹر چنا ریڈی ۔ کرایہ پر نہیں دیے جاتے ہیں ۔

شری چندر سیکھر پٹیل (نملاپور) ۔ مرہٹواڑہ میں کن کن جگہوں پر ٹریکٹرس
ہیں ؟

ڈاکٹر چنا ریڈی ۔ راسحور ، بھی اور ناندیڑ میں ہیں

श्री शिवाजी मुक्ताजी – मार्केट कमिटिच्या निवडणुका पुन किती दिवसाना होतात ?

ڈاکٹر چنا ریڈی ۔ ٹرا دیرس معاوی یا فرض کے طور پر نہیں دیے جاتے ہیں بلکہ یہ
کام نو پرافٹ اینڈ نو لاس (No Profit & No Loss) کی بیس (Basis)
پر کیا جا رہا ہے ۔

شری اماس راؤ گوایے (پربھنی) ۔ ریٹ (Rate) زیادہ ہونے کی وجہ سے
چھوٹے چھوٹے کسان ٹریکٹروں کو استعمال نہیں کرسکتے ۔ کیا گورنمنٹ کے پاس ایسا کوئی
پلان ہے جس سے چھوٹے کاشتکار بھی کم کرایہ پر ٹریکٹرس سے استفادہ کرسکیں ؟

ڈاکٹر چنا ریڈی ۔ میں سمجھتا ہوں یہ سوال اسی وقت حل ہو سکتا ہے جب کہ ہر
ڈسٹرکٹ کے ہر ہر تعلقوں میں ٹریکٹرس رکھے جائیں ۔

شری رنگ راؤ دیشمکھ ۔ کوئی کاشتکار اگر ٹریکٹر لینا چاہئے تو گورنمنٹ کس
فیصد سے ساوی دیتی ہے ؟

ڈاکٹر چنا ریڈی ۔ ۲ فیصد گورنمنٹ برداشت کرتی ہے اور ۲ فیصد کاشتکار کو
برداشت کرنا پڑتا ہے ۔

شری پی ناراین راؤ (حضور آباد عام) ۔ مدراس میں ٹریکٹرس کے ریٹ (Rate)
سستے ہیں ۔ کیا وجہ ہے کہ حیدرآباد میں زیادہ لیا جا رہا ہے ۔

ڈاکٹر چنا ریڈی ۔ مجھے فگرس (Figures) دیکھکر مقابلہ کرنا پڑیگا ۔

2

شری بی نارائن راؤ: دورے کے بعد ناگو بست کوئی کارروائی کرینگی ؟

ڈاکٹر چنا ریڈی: ہو سکتا ہے ضروری کارروائی کی جائیگی

Mr Speaker Let us proceed to the next question Shri Veerendra Patil

Iron Ploughs as Taccavi Loans

*448 A *Shri Veerendra Patil* Will the hon Minister for Agriculture and Supply be pleased to state

Whether and if so, how many iron ploughs have been distributed to the Agriculturists on taccavi basis?

ڈاکٹر چنا ریڈی: سنہ ۱۹۵۰ء میں ۲۶ لوہے کے ہل (Ploughs) اور سنہ ۱۹۵۲ء میں ۲۳۹ ہل تقسیم کئے گئے

شری ویریندر پاٹل: کیا آنریبل منسٹر ڈسٹرکٹ وائز فگرس (District wise figures) بتلا سکتے ہیں ؟

ڈاکٹر چنا ریڈی: اسکے لئے نوٹس چاہئے

شری چندرشیکھر پاٹل: کیا یہ واقعہ ہے کہ بعض کمیٹی سے عہدہ داروں کو شکایت ملا ہے اسی کے ذریعہ سے کاشتکاروں کو ہل لئے مجبور کیا جاتا ہے ؟

ڈاکٹر چنا ریڈی: یہ غلط ہے اور سائد انل ممبر کو غلط فہمی ہوئی ہے اگر کلکٹرل ڈپارٹمنٹ میں جو عہدہ دار ہیں وہ اپنی ذمہ داری کے احساس کی ... اچھی سیل (Make) کی جانب سے کی کوشش کرتے ہیں

Mr Speaker Let us proceed to the next question Shri K L Narasimha Rao

Facilities to Koyas

*328 *Shri K L Narasimha Rao (Yellandu—General)* Will the hon Minister for Social Service be pleased to state —

What are the facilities given to Koyas in Yellandu Palwancha and Burgumpahad taluqs under Koya uplift scheme?

मीनिस्टर फार सोशीयलसर्वीस (श्री शंकर देव) यल्लंदु पाल्वंचा और बुरगम पहाड़ के तालूकों में कोया सुधार योजना के संबंध में जो सहायता दी गई है वह यह है—भूमी दान तकावी दान फ्री मेडिकल एड धनदान लोहा कपड़ा अग्रीकल्चरल इम्प्लिमेंटस कम रेट पर दिये गये हैं। वोकेशनल गाइडन्स (Vocational guidance) सहकारी संस्था शैक्षणिक सहूलतें दी गयी हैं। कोआपरेटिव फारेस्ट

मटीकायमाशार सोसायटीज (Co operative Forestation Societies) फार्म (Form) करके कन्यापटस को जो फायदा होता है वह केवल कोया लोगों को होने कि सुविधाय की गयी है कुवे खदवाए गयी। हल और बैल हायर परचेस सिस्टम पर दिय गय।

سری کے اہل رسمہا راو ل سر ہ لاسکے ھں کہ ں بعلاں کے گئے س آرگ (Ig un se) کے گئے و کی وہاں کہلو گئی ؟

श्री शाकरदव बावलिया कटीमरग भगनपुर और कोठमपुर में खुदवायी गयी है

سری کے اہل رسمہا راؤ و ک س ے ہیں

श्री शाकरदव जिसका टोटल नबर बतलानेके लिय नोटीस चाहिये।

سری اسب رملی (لکند) تمام ملدں کے نام کے ے ک ہ ہ ؟

श्री शाकरदव यह स्कीम (४८९००) रुपयो की थी और वे रुपय खच किय गय।

سری مادھو راؤ رلی کر (ھکولی کے وطں ما صحح ہے ہ صاب بعد ے کا وعد کیا کہ ہا لکس ب ک م ہیں ہ ے

श्री शाकरदव स्पेशल लावनी के तहत जहातक सकाबी दी जा सकती थी उसके अनुसार ८७६ एकर ६४ गट १३० फमलीज (Families) को दिय गय

سری گیس راؤ واگھارے ک اکی تا لے ں (Population) لدر دس کی ہے ؟

श्री शाकरदव यह प्रश्न किस प्रश्न के सबध म नही पता होता।

سری کے اہل وسمہا راؤ کیا وبل سر جانیے ھیں کہ ں س معلوں س اراں ملیے سے ہر روز لوگ ور سی مرے کے او ود کوئی مدد ہیں دی گی حالانکہ اسکی طلاع ہی آ ل مسٹر کہ گی تھی

श्री शाकरदव अध्यक्ष महोदय से म यह मालूम करना चाहता हूँ की क्या एक ही बात को बार बार पूछा जा सकता है ?

سری لکسمن کوئلہا (معب اد ھام) کیا ار ل ہر سلا کیے ھں کہ اراں بار ار آتی ھیں یا اک ہی وقت ؟

श्री शाकरदेव अगर बार बार बीमारियां आती है तो क्या बार बार प्रश्नोंकी जरूरत है ?

سری کے اہل رسمہا راؤ کیا وبل مسٹر کو طلاع ہے کہ کمسن وگیا ہر گریے کے مد وہاں گورنمنٹ کی ب سے کوئی سطم ہو ے کی وجہ سے ہر روز لوگ مررہے ھیں کہ کوئی لی امداد دی گئی ؟

श्री शंकरदेव : आनरेबल मेंबर को यह इन्फरमेशन गलत मिली है। हमारे मेडिकल आफिसर्स डिस्पेन्सरीज और कम्पाउन्डर्स मोबाईल यूनिट की तरह काम करते हैं और तिब्बी इमदाद पहुंचाते हैं। इस प्रकार सब तरह की सहूलतें दी जा रही हैं

سری کے ایل نرسمہا راؤ: ما ر ل مسٹر ے ن س ملفدن کا دورہ کیا ہے؟

Mr Speaker How does this question arise?

श्री शंकरदेव : आनरेबल मेंबर अगर टा... के संबंध में पूछ रहे हैं तो यह प्रश्न किया जा सकता है

Mr Speaker Let us proceed to the next question Shri Ankush Rao Venkat Rao

Veterinary Hospital Partur

*289 *Shri Ankush Rao Venkat Rao* Will the hon Minister for Rural Reconstruction be pleased to state —

(1) Whether there is any Veterinary Hospital in Partur taluq of Parbhani district?

(2) If not whether there is any proposal before the Government in this regard?

مسٹر فار رورل ری کنسٹرکشن (سری دیوی سنگھ چوہان) ہر تعلقہ میں کوئی و ی
... میں ہے ... ہیں وہی وہاں کی دیکھ بھال کرتے ہیں دوسرے ...
کا ... ہے کہ ... ل ... ے ویٹرنری ڈسپنسریز (Veterinary dispensaries)
کے لیے ... م کیا جا سکا

سری بھگونت راؤ گاڑے کیا گورنمنٹ کے سامنے کوئی ایسی تجویز ہے کہ ہر
تعلقہ میں ... ک ... دو خانہ قائم کیا جائے؟

سری دیوی سنگھ چوہان فی الحال ۲۳ تعلقوں میں ویٹرنری ڈسپنسریز ... ہیں
ان میں سے ... سال ... ا تعلقوں میں ویٹرنری ڈسپنسریز قائم کیے جاسکے ...
سالوں میں آ ... غور کیا جائے گا

شری اماس راؤ گوا ... من لحاظ ... پرتور میں ڈسپنسری اس سال قائم ہو گی یا
آ ... ؟

سری دیوی سنگھ چوہان ... میں نہیں کچھ سکتا

شری رنگ راؤ دیسمکھ جو نئے تعلقے قائم ہو رہے ہیں کیا وہاں بھی ویٹرنری
ڈسپنسریز قائم ہونے والے ہیں؟

سری دیوی سنگھ چوہان جو نئے تعلقے بنا کر دی گئیں (Jagir integration)
کے ... میں ... ہیں ... ویٹرنری ڈسپنسریز ... ہیں وہاں قائم کیے جا رہے ہیں

شری رنگ راؤ دسمکھ گنگاکھیر میں و ٹرنری ھاسپٹل میں شاں قائم ہوئے والا ہے یا آئندہ سال

شری دوی سنگھ چوھان یہ ڈسٹرکٹ (Question) سے سطح ہر ملہ کےلئے بلانا مشکل ہے

شریمتی معصومہ بیگم (...) سیم ... میاں و ٹرنری ھاسپٹل میں ... ہے کیا وہاں کے کام کا انتظام کیا جا رہا ہے

شری دوی سنگھ چوھان ... سیم میں (م) و ... ی ھاسپٹل ... میں ہے ... (...) Veterinary Aid (... ... دی جا رہی ہے

شری ... راؤ گرا ... سیمہر ... و ٹرنری ھاسپٹل ... وہاں ... ہے جانور علاج کے لیے ... ہیں ؟ (Laughter) قہقہہ

(Not answered) جواب نہیں دیا گیا

Mr Speaker Let us proceed to the next question Shri Ankush Rao Venkat Rao

Epidemics in Partur Taluq

*290 *Shri Ankush Rao Venkat Rao* Will the hon Minister for Rural Reconstruction be pleased to state

(1) Whether and if so, how many animals die of epidemics in Partur taluq during the year 1951 52?

(2) Whether any help was given to the people in this connection during that period?

شری دوی سنگھ چوھان ... روز ... اکتوبر سنہ ۱۰ ع ... ڈسٹرکٹ (diseased) جانور ہوئے رپورٹ کے لحاظ سے ... جانور فوت ہوگئے ... کا جواب ... ہے کہ جیسے ہی وہاں ... کی اطلاع ملی سلو کے و ٹرنری اسسٹنٹ وہاں گئے اور انہوں نے وہاں (۹۰) جانوروں کو اینٹی ڈسیز ٹیکہ (Anti disease inoculation) دیا

Mr Speaker Let us proceed to the next question Shri Waman Rao Deshmukh

Market Committee

*340 *Shri Waman Rao Deshmukh* Will the hon Minister for Rural Reconstruction be pleased to state

(1) Whether the Representatives of Agriculturists in the Market Committees are elected or nominated?

(2) Whether the President of Purli Market Com mittee has recommended the names of such representatives?

سری دوی سگھ وھاں ما کر ں ں ىلہ گوں کر نا سب (Nom a e)
کیا نا ھے وکا کا ں کر نا ملدے ں ے کا ب ھے کر ہ

سری سی وکو ے گ کہ سں کے نا ملدے ہوئے ھ مرمل مر
ناس لیو سب مہمی ں ھے

سری دوی سگھ حوھاں ں ے س س ھے و ے ھیں
د ں کر کب کر ی کہ کا ب فسہ ھ ی ھے لہھی گ ں کہ مر کیا ھے

سری ناسی وکو ے کب کر ی سں م حمع ھ ی ھے وکیں ء ص
کے لیے ال کی ں ھے

سری دوی سگھ حوھاں ما کب ی ط نا مہ کیا نا ھے
س کاسطوں سر ں سم مھ ے کے ے لم ح ھ ھے

سری ر ں ر ودسہ مکھ لی کب کمسی کے ہ کا نا کیا لی کاکہ
صاحب ے ہکوم ت کے س سی کیا ہ

سری دوی سگھ حوھاں لی کاکمر کحو نا ہوں کا سل ہے ہی و سل
حعب ما کیسکہ سر کے ھر ھے و سکہ حکومب سہ ی ھے

اطل ں لی نمبر کاکمر صا ب ـ ھں ناسدں کی سعا س کی بھی ہ کہ مر
کیا گ و ے ھم کو

سری دوی سگھ حوھاں حکومب کے ڈ کہ س (D scr t on)
سحصر ھے

سری ھکومب ر وگار ھے کیا ے لوگوں کر بھی مر کیا ھ نا ھے ھ
وہا وناہیے ملی کہیے ھیں د و لکری ہیں کرے ؟

Mr Speaker No arguments and no cross examination Merely a matter of information

سری دوی سگھ حوھاں صرص علط ھے سکں ھے کر ص گ ں
کاسکا ی بھی کرے ھ ں و سا ہ ھی ہ ہ ھی سے لوگوں کو ماہر کیا حاسکہ
ھے مہر حال س کا طمساں کر ھ نا ھے کہ و عب بھی کرے ھیں

श्री वामनराव देशमुख मी माहिती देतो आहे अध्यक्ष साहेब

मिस्टर स्पीकर आहुम म हिती देण्यासाठी आवश्यकता न ही ते काम संबधीत मन्त्र्याचे आहे ते माहिती देतील

ایک موقع پر مارکٹ میں کسی کو نامزد کرنے کا اختیار کلکٹر کو ہے یا منسٹر صاحب کو؟

شری دیوی سنگھ چوہان: میں نے ابھی عرض کیا ہے کہ کلکٹر صاحب نامزد کرتا ہے اور منسٹر سے منظوری ہوتی ہے

شری ویر بھدر راؤ: کیا یہ صحیح ہے کہ مارکٹ کمیٹی کے فنڈ سے لاکھوں روپے ایسے کاموں کے لئے دئے گئے اگر دیئے گئے تو کن کاموں کے لئے دئے گئے؟

شری دیوی سنگھ چوہان: یہ غلط ہے کہ مارکٹنگ ڈیولپمنٹ فنڈ سے کوئی رقم ملی نہیں ہے

श्री गोपाळ शास्त्री देव : मार्केट कमिटीचा पैसा खास शेतकऱ्यांसाठीच खर्च केला जातो काय?

شری دیوی سنگھ چوہان: جو کاشتکار مارکٹ میں آتے ہیں ان کو سہولتیں دینے کے لئے یہ رقم صرف کی جاتی ہے اور دوسرے کاموں میں یہ رقم صرف نہیں کی جاتی

شری مادھو راؤ نیل: کیا مارکٹ کمیٹی کا کوئی ایسا ممبر صاحب کو مقرر کیا گیا ہے کہ جو ایسے کسانوں کو لگتا ہے کہ وہ ایگریکلچر کرتے ہیں

شری دیوی سنگھ چوہان: یہ نہیں ہے مجھے معلوم نہیں یہ کوئی تفصیل میرے پاس ہے اگر نوٹس دیا جائے تو بتا سکتا ہوں

شری عبدالرحمن (ملکاپور): کیا ان کمیٹیوں میں ٹریڈرز کی تعداد ہوتی ہے جنہیں آپ مقرر کرتے ہیں؟

شری دیوی سنگھ چوہان: ہم صرف کاشتکاروں کو نامزد کرتے ہیں ٹریڈروں کو نہیں

شری وی ڈی دیشپانڈے: کیا یہ صحیح ہے کہ ممبر کا لحاظ کرتے ہوئے نہ وکیل اور بیوپاری اگر ایگریکلچرسٹ کے انٹرسٹس (Interests) کی صحیح نمائندگی نہیں کر سکتے تو ان کو گنجائش نہیں ہے تاکہ اس میں صرف کاشتکاروں کو ہی نمائندگی دی جائے؟

شری دیوی سنگھ چوہان: کاشتکار ہونے کا پوری طرح سے اطمینان کرنے کے بعد ہی نامزد کیا جاتا ہے یہ قطعاً نہیں کہا جاسکتا کہ وکیلوں کو نہ لینا چاہئے ہوسکتا ہے کہ ایک وکیل کاشتکار بھی ہو بہرحال زیادہ سے زیادہ اس میں کاشتکاروں کی نمائندگی ہوئی ہے

Business of the House

Mr Speaker Now we shall take up other work

Shri G Raja Ram (Armoor) Speaker Sir I present a petition signed by Messrs Rammorthy Naidu, T Mallesh N Shanker, P Gopal, Kamala Bai, Swarajya Laxmi,

L Krishnaand Bai, regarding the sudden withdrawal of food subsidy by the Government of India and the consequent decision of the Hyderabad Government to increase food prices affecting about 11 lakhs of people residing in the twin cities. The petitioners request for the redressal of their grievance by reducing the prices and bringing on the level that existed before the withdrawal of food subsidy

Mr Speaker This petition will be referred to the Committee on Petitions under Rule 186 (1) of the Rules of the Hyderabad Legislative Assembly

کل ا مری مر وجود کی میں ایک سلہ پیش ہوا ہے کہ اسمبلی کے لیے ایم ا س (Time limit) رکھی جائے ظاہر ہے کہ ہاؤس کے سامنے م زرد ویسس ہیں اور یک ہی روز ا دکھنے اور ہیں میں مناسب سمجھتا ہوں کہ زروا میں وو(Move) کرنے والوں کو ادھا گھنٹہ اسپیچ کیلیے دیا جائے اور دوسرے ور کرنے والوں کو ۲ منٹ دیے جائیں میں پہلے ہی اس کو واضح کردینا چاہتا ہوں کہ کہا جاتا ہے کہ ہم لوگ کافی وقت نہیں ہم اپنے خیالات کا اچھی طرح سے اظہار نہیں کرسکے لیکن میرا خیال ہے کہ اس ادھ گھنٹہ کے ایم ٹو بہ رکھنے لازمی ہے تو ہر ریزولیوشن ادھا گھنٹہ مقرر کرنا ضروری ہے تاکہ ہوسکے تو سب کم وقت میں ہر ہم کرلی جاسکتی ہے البتہ کوئی اہم مسئلہ ہو تو اسکے بارے میں کم سکتے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ ہاؤس اسکو قبول کریگا اور مجھے کھی مل سکی وقت میں یہ آسکی

سری ہنمنت راؤ کل میں مرور کہیں ہے دو گھنٹہ کے ہر رکن کی کیا اکو بھی پھر ادھا گھنٹہ دیا جائیگا

مسٹر اسپیکر میں سمجھتا ہوں اس کو وہ خود محسوس کرینگے اور جلد ہی ای مبر کرینگے

Discussion on Non-Official Resolutions Nos 2, 8, 16 and 24.

శ్రీ హనుమంతరావు

స్పీకర్ సర్

[illegible]

హైదరాబాదులో హిందీ ప్రచారం చేయడానికి మేము ఎవ్వరం వ్యతిరేకించడంలేదు. కాని మాతృభాష ద్వారా విద్యను [illegible] ఉపయోగించిన [illegible] మేము వ్యతిరేకము. మేమే కాదు హైదరాబాదు ప్రజలు అందరూ వ్యతిరేకిస్తున్నారని మీకు తెలుసు. హిందీభాషను ప్రజలమీద బలవంతంగా రుద్దకూడదని ఇదే సభ ఒప్పుకుంటున్నారు. హిందీని ఎలా ప్రచారం ఇక్కడ [illegible] దానికి యూనివర్సిటీని తీసుకొని ఏమిలేదు. కావాలంటే ఇక్కడ ఎన్నో బిల్డింగులున్నాయి. [illegible] ఎన్నో బిల్డింగ్సు ఉన్నాయి. కావాలంటే అక్కడ హిందీ [illegible] ప్రత్యేకంగా పెట్టవచ్చును. అప్పుడే మాతృభాషలో ఉన్నతవిద్య నేర్పుకోవడానికి అవకాశం కలుగుతుంది. అయితే [illegible] హిందీ భాషకు కేంద్రప్రభుత్వం [illegible] యూనివర్సిటీని పెట్టదలచుకుంటే [illegible] ప్రచారం చేయడానికి ఎవరు ఆటంకం ఎరుగరు. అందుకు [illegible] కేంద్ర ప్రభుత్వం సహాయం చేయవచ్చు. మేము కూడా సహాయము చేస్తాము. ఈ విషయంలో ఇంతకంటే ఎక్కువ చెప్పవలసిన అవసరం లేదనుకుంటాను. కేంద్ర ప్రభుత్వం [illegible] యూనివర్సిటీని తీసుకొని [illegible] రెండుమూడు [illegible] అగ్రికల్చరల్ కాలేజి [illegible] ఇంజనీరింగ్ కాలేజి ఈ మూడు కాలేజీలు హైదరాబాదు గవర్నమెంటుకు వదులుతారట. ఇదివరకు మెడికల్ కాలేజీని మెడికల్ డిపార్టుమెంటు నడిపిస్తుంది. అదేవిధంగా అగ్రికల్చరల్ కాలేజీని అగ్రికల్చరల్ డిపార్టుమెంటు [illegible] నడిపిస్తుందనుకుంటాను. ప్రత్యేకంగా ఉస్మానియా యూనివర్సిటీని [illegible] హైదరాబాదు ప్రజలు రక్తం [illegible] న్యాయం కాదు. ఈ విధంగా [illegible] కాలేజీమీద [illegible] డిపార్టుమెంటు ఆధిపత్యం వస్తుంది. [illegible] యూనివర్సిటీకి ఎప్పుడు [illegible] తెలుస్తున్నది. [illegible] ఎంక్వయిరీ కమిటీలు వేయమని ఎడిటోరియల్స్ (Editorials) వ్రాసినప్పటికీ స్టేటుమెంట్లు ఇచ్చినప్పటికీ వాటిని లెక్కచేయకుండా ఈ సమస్యను [illegible] యూనివర్సిటీని [illegible] హైదరాబాదు ప్రభుత్వం అనుకూలంగా ఉండటం చాలా విచారకరం. ఈ విషయంలో [illegible] శ్రీ సూరవరప్రతాపరెడ్డిగారు [illegible] "కేంద్రప్రభుత్వం ఉస్మానియా విశ్వవిద్యాలయాన్ని తీసుకో [illegible] ప్రజా వ్యతిరేకము [illegible] అందువల్ల హైదరాబాదు ప్రభుత్వం కేంద్రప్రభుత్వ అభిప్రాయాన్ని వ్యతిరేకించాలని" చెప్పారు. ఈ వార్త పేపర్లో కూడా వచ్చింది. [illegible] విశ్వవిద్యాలయం విషయంలో రాజకీయంగా చూడకండి. ఇది ప్రజాసమస్య. రాజకీయాలతో సంబంధంలేని ఈ విషయంలో పార్టీ విప్పు ఉపయోగించకండి. విప్పు యూజ్ చేసి కేంద్రానికి [illegible] ఆలోచించండని" హెచ్చరిక చేశారు. శ్రీ కె. ఆర్. వీరాస్వామిగారు కూడా విప్పు యూజ్ చేయవద్దని చెప్పారు. శ్రీ ఏ. డి. దేశపాండేగారు [illegible] ఇది ప్రజాసమస్య, ముఖ్యంగా విద్యకు సంబంధించింది. మీరు ఈ విషయంలో విప్పు ఉపయోగించకండి అని వ్రాశారు. ఆంధ్రమహాసభ [illegible] డెప్యుటేషన్ తీసుకువస్తామని [illegible] అంటే దానికి కూడా ప్రధాన మంత్రిగారు జవాబు ఇవ్వలేదు. ప్రజానాయకులు ప్రముఖ నాయకులు స్టేటుమెంట్లు

ఇచ్చిన తరువాతకూడా హైదరాబాదు ప్రభుత్వం కేంద్రప్రభుత్వం ఈ యూనివర్శిటీవిషయంలో ఇంత ఉత్సాహంగా వుండటం ఎందుకో నాకు అర్థం కావడంలేదు. కేంద్రప్రభుత్వం చెప్పినదానికి ఇక్కడి ప్రభుత్వం ఎక్కువ మక్కువ ఎందుకు చూపిస్తున్నదో నాకు అర్థం కావడంలేదు. చాలా మంది కాంగ్రెసువారితో నాకు స్నేహం వుంది. ఎంతోకాలంనుంచి వుంది. వాళ్ళు కూడా కేంద్ర ప్రభుత్వానికి విశ్వవిద్యాలయం ఇవ్వడం చాలా గట్టిగా వ్యతిరేకిస్తున్నారు. పార్టీలో వారికి వ్యతిరేకంగా ఓటుచేసే వారిమీద దుర్గతం ధ్యాస్యంకాదు. అందుచే సోదరులు ఎండీవ్ సెక్రటరీ గారు ఈ తీర్మానం చెప్పవలసి ఉదాహరణ కష్టాన్నారు

చట్టం నిబంధనద్వారా ప్రజలనెత్తిపై బలవంతంగా ఒక భాషను రుద్దటం సమర్థనీయంకాదు ప్రజాభిప్రాయంతో ప్రజా వ్యవహారంతో మాత్రమే అభివృద్ధి జరుగాలి

ఇప్పుడు నేను మీకు చెప్పదలచుకున్నదేమిటంటే నేను చెప్పేదేకాదు ఇక్కడ మీరు ముఖ్యంగా గ్రాడ్యుయేట్ వారు ఎలాగా చూస్తున్నారంటే ఉస్మానియా విశ్వవిద్యాలయం ప్రశ్న వచ్చినప్పుటినుంచి ప్రజలు స్టూడెంట్సు నాయకులు ఏమి చర్చిస్తున్నారు? ఇది మా తుంటుందా? తెలుగు భాషకు ప్రాధాన్యత లేకుండా? అని చెప్పుతున్నారు పైగా మీకు చూపిస్తున్నాను ఈ సమస్య ఎంత ముఖ్యమైనదో అర్థమౌతుంది ప్రజలు దీనికి వ్యతిరేకిస్తున్నారు ముఖ్యంగా స్టూడెంట్సు వ్యతిరేకిస్తున్నారు ప్రజానాయకులు వ్యతిరేకిస్తున్నారు కాంగ్రెసుపార్టీమెంబర్లుకూడా వ్యతిరేకిస్తున్నారు అటువంటప్పుడు ప్రభుత్వ నిర్ణయాన్ని బలవంతంగా నెత్తిన రుద్దటం ప్రజలుగాని నాయకులుగాని స్టూడెంట్సుగాని ఒప్పుకోరు ఏ విధంగా వందేమాతరం విషయంలో ప్రజలు పీటీయాక్షన్ తీసుకున్నారో ఆ విధంగా ఈ విషయంలోకూడా తీసుకుంటారని చెబుతున్నాను కాబట్టి నేను తెచ్చిన తీర్మానాన్ని సభవారు ఆమోదిస్తారని భావిస్తున్నాను

شری کے وی نارائن ریڈی (راجکنڈہ) جامعہ عثمانیہ کے متعلق میں نے جو قرارداد پیش کی ہے اسکی ہم حقدر ہی اہمیت ہے کی کوشش کروں کم ہے اسلئے ہیں کہ گذشتہ دو روز سے جامعہ کی قرارداد ر اسمبلی میں کیا وچار (विचार)ہورہے ہیں اسکو سننے کیلئے گیلری بھری ہوئی ہے اور کہ کئی لوگ مل رہے ہیں بلکہ اسکی خاص اہمیت یہ ہے کہ گذشتہ ۳۰ سال سے ہندوستان کے ایک خاص حصہ میں ایک تجربہ کیا جارہا تھا اس تجربہ کے نتائج کیا ہوئے اس سے کیا فائدے اور نقصانات ہوئے ان سب کا جائزہ لیے بغیر پھر ایک نیا تجربہ کرنے کیلئے اقدام کیا جارہا ہے میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ عوام کی اگر ضروریات زندگی کے بعد جو ضروری چیز ہے وہ علم ہے جسطرح انڈین گورنمنٹ نے اسکو اہمیت دی ہے اسیطرح ہندوستان میں بھی اسکی اہمیت ہے ۔ اور جو کہ اس اہمیت کا اندازہ نہ کرتے ہوئے غیر جمہوری طریقہ سے جامعہ عثمانیہ کو سنٹر کے حوالہ کرنے کی کوشش کیجارہی ہے اور سنٹر اسکو اپنے ہاتھ لینا چاہتا ہے اسلئے بھی اسکی اہمیت ہے اسکی اہمیت اسلئے بھی ہے کہ میں جامعہ عثمانیہ کا ایک طالبعلم رہ چکا ہوں میرے کئی اساتذہ اسمیں ہیں اور ایسے ہی میرے کئی ایک شاگرد بھی وہاں ہیں اسکی اہمیت کا اندازہ اس سے ہوسکتا ہے کہ جامعہ عثمانیہ

میں بر ا ہ لا کھ طالب علم ویک ہوئے و سمیں سے ہر گر و میں ہوئے ہیں
سکے ساتھ ہ ہ ہ ر ہی اہم ہے کہ جامعہ عثمانیہ ح رسا ہ ۲۲ کالجس کیلئے ملسنگ
یونیورسٹی (Affiliating University) ہے ان کالجس کے ہزار
طلبا یہ چاہتے ہیں کہ ہمارے کالج کو حکومت ہند کے حوالہ نہ کیا جائے مسئلے ہی
یہ مسئلہ کافی اہمیت رکھتا ہے اس مسئلہ کی اہمیت کو اچھے طور ہمارے رسرا در
امرد ے ر ری حکومت کو ئسمنٹ (Commitment) کیا ہے اس پر
بھی ہم میں وچار کرنا ہے سکے بعد میں یہ وجہ کہ مارچ میں کی بات اسے ہیں
اور جو لوگ ہیں ہیں یمن کی ام سے ہم میں دیکھا ہے ۲۰ ی سنہ ۹۰ ع کو
مستعفی ہو کر بیٹھ گئے جامعہ ہے ہر تھا ہے جب تک معلوم ہے اس یونیورسٹی
کے ہر ت ب طلباء کو دی ی (D P I) کے عہدہ دینے کی کوشش
کی گئی تھی یہ جامعہ کے گد مہ و میں حاصل ہے بو ب رجحان کے اساتذہ ہیں
بعض ملے کہ مسئلہ کو حل کرنے سے یہاں د اب جانے والے ہے سمجھا گیا یہ ایک
سیاسی ہار ن بھی یہ ہوسکتا ہے کہ بہت سے مرادی مفاد کی خاطر سمجھا گیا ہو اسکا
اندر ہونا ہو کہ الکشن کے ساتھ میں بعد ہر و کی جو ہر جگہ میدان میں ہوئی
اسکا جزی حصہ یہ تھا یہ جامعہ عثمانیہ کے جو ں آمد مسئلہ کو ہم دیکھا ہے
ہیں سکے بعد نو بر سنہ ۹۰ ع میں وہاں ہم میں اسے میں نواب علی اور جگ
ے میں قسم کی ک سور کی ہی اسکے علاوہ اسوقت ہے یہ ہم الکشن کی اران
کررہے ہیں ہماری یہ م رو جہ کہ میں مبدول ہی اور سیاسی سے ہم اس مسئلہ د
سوچ ہر میں کرسکتے ہیں یہ مسئلہ کو گیا یہ احسن ن (Agitation)
امر دی ہے اور اجتماعی بھی کسٹیزن کمیٹی (Citizen Committee) بھی
قائم (Form) کیگئی ہے جامعہ کے طالبعلموں کی طرف وسیں بھی اس مسئلہ پر
وہی غور و خوض کررہی ہیں اور اسکے منتظر ہیں کہ اسمبلی میں کیا فیصلہ ہونے والا
ہے ر د تفصیلات میں یہ ہوتے ہوئے میں کیونکہ وہ بہ ل جب سر جو ب
جامعہ یونیورسٹی کے میں جانسلر ہی ہیں اسوقت کے وزیروں میں ایک وزیر کی حیثیت
سے ہی او اس مسئلہ کے بارے میں جو سکیں ہوئے اسمبلی ہے سرکہ ہے ۲ مئی کے
اعلان سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ راجی حکومت کے موجودہ یہ کام کیا گیا اور اس بارے میں
عاملہ یعنی ایکزیکٹیو (Executive) سے مشورہ کیا گیا خصوصاً اس زمانہ میں
پاپولر منسٹری کے چار منسٹرس ہیں ملکی عوام کی اطلاع کیلئے ایک ہی اسٹیٹمنٹ
(Statement) اخبار میں ہیں اور یہ اس پر روشنی ڈالی گئی صرف ایک
حالیہ جامعہ میں آنریبل چیف منسٹر نے ایک جواب دیا ہے میں یہ پوچھنا ہوں کہ کس
ذمہ داری یا غیر ذمہ داری سے ۲ سال سے جو مسئلہ حل رہا تھا اسکو جھا کر حل کرلیا
گیا ؟ جسطرح دہلی علیگڑھ اور بنارس یونیورسٹی کو لیا گیا اسی طرح سے جامعہ عثمانیہ کو
بھی لینا چاہتے ہیں دیا جاتا ہے یہ اب معلوم ہورہی ہے کہ اس یونیورسٹی کا ایندہ کیا
پروگرام ہوگا اور کسطرح اسکو چلایا جائیگا اسکے لئے ایک کمیٹی بھی بنائی گئی ہے

میں تعلیمی ہی گورنمنٹ ہند کے ۳ سکریٹری ہیں اور حیدرآباد کے دس یہاں دارو
سیاسی سکریٹری ایجوکیشن سکریٹری اور موجودہ وائس چانسلر بھی ہیں یہ انسٹیٹیوشن
(Institution) معمولی نہیں ہے اور یہی نہیں معلوم کہ اس ملک
انسٹیٹیوشن کے بارے میں ایسا غیر ذمہ دارانہ طرز عمل کیوں اختیار کیا گیا موجودہ
وائس چانسلر سے کسی طرح بھی کنسلٹ (Consult) نہیں کیا گیا اور نہ اس
بارے میں کوئی ٹیکنیکل مدد کی گئی بلکہ سنٹرل گورنمنٹ کے مشورے سے ایک
کمیٹی تشکیل دی گئی اور جلسہ کے ساتھ کارروائی کی گئی ہے اب چند سال تک انگریزی
ذریعہ تعلیم رہ گئی یہ بہ عوام کے آگے ایسی قسم نہیں رکھا قوم کے لئے کئی
اور اہم مسائل ہیں کہ ۳۴ سال سے جامعہ عثمانیہ میں اردو زبان کے ذریعہ تعلیم
ہو رہی ہے یہی نہیں بلکہ جب پولیس ایکشن کے بعد پنڈت جواہر لال نہرو یہاں سے
اس وقت جامعہ عثمانیہ کے وائس چانسلر علی یاور جنگ نے ایک نئے موضوع پر جو کہ ان
ایڈریس (Convocation Address) پڑھا تھا جسکے جواب میں انہوں نے
کہا تھا کہ جامعہ عثمانیہ میں ہندوستانی ذریعہ تعلیم ہو جانا چاہئے سردار ولبھ بھائی پٹیل
جب یہاں آئے تھے تب انہوں نے بھی یہی کہا تھا اور سری راجگوپال چاری جب
گورنر جنرل یہاں آئے تھے انہوں نے بھی ہندوستانی کو جامعہ عثمانیہ کا ذریعہ تعلیم قرار
دینے کی تائید کی تھی جامعہ عثمانیہ میں اردو ذریعہ تعلیم ہے اور ہزاروں طلبا ایک ایسے
پڑھے آئے ہیں چاہے پالیسی کیسی بھی ہو مگر اسکی تبدیلی میں ابھی عجلت نہ
کرنی چاہئے عثمانیہ یونیورسٹی ایک کارخانہ ہے جہاں سے نکلنے والے گریجویٹس صرف
ملازمتوں کے لئے ہی کام آتے ہیں جاگیرداروں اور بڑے لوگوں کے لڑکے تو باہر
تعلیم حاصل کرنے کیلئے چلے جاتے ہیں لیکن مڈل کلاس کے لوگ اپنے لڑکوں کو
عثمانیہ یونیورسٹی ہی میں پڑھاتے ہیں اگر آپ حیدرآباد کی سول لسٹ اٹھا کر دیکھیں
تو معلوم ہوگا کہ حیدرآباد کے ساڑھے تین ہزار گزیٹیڈ افسروں میں سے (۶۶) سے زیادہ
عثمانیہ یونیورسٹی کے گریجویٹس نہیں ہیں عثمانیہ یونیورسٹی نے اب تک ۲ ہزار
گریجویٹس نکالے ہیں لیکن حیدرآباد کی موجودہ منسٹری میں صرف (۲۲) سے زیادہ
گریجویٹس نہیں ہیں سول سکریٹریٹ ہی کو لے لیجئے اس میں (۱) گزیٹیڈ
افسر ہیں ان میں ۳ یا ۴ عثمانیہ یونیورسٹی کے گریجویٹس ہیں ان (۵۰) ماکو
ہیں مگر انہوں نے اپنی تعلیم دوسرے جامعات میں پائی ہے اس طرح اردو ذریعہ تعلیم
ہونے سے ایک تعلیم یافتہ بیروزگاری بھی چل رہی ہے -

ہم دیکھتے ہیں کہ پولیس ایکشن کے فوری بعد سے یہاں کی ہر چیز ملٹری ہی کو
دیدی جانے لگی یہ ہرگز نہیں سوچا جاتا کہ ملک پر اسکے کیا اثرات ہونگے - یہاں
پہلے ہی سے ایجوکیشن کم ہے اور جو ایجوکیشن ہے اسکا دستور ہی نرالا ہے - کوئی
گارنٹی نہیں اب ہمارے ایجوکیشنلسٹس ایک نئے طریقے سے سوچ رہے ہیں - افسوس کی
بات ہے کہ عوام کو دھوکہ دیکر ایک غلط چیز لائی جا رہی ہے جسکی ساری ذمہ داری
ہماری پاپولر گورنمنٹ کے ان چار منسٹروں پر ہے جو پچھلی گورنمنٹ میں بھی منسٹر تھے

اور آج بھی ہیں۔ انکو اس بات کا علم تھا لیکن انہوں نے اسکو اہم نہیں لایا۔ اس
طریقہ سے غلط الزامات لگا کر کے ملک میں محض [illegible] کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے
میں سمجھتا ہوں کہ اگر حکومت ہند ہمارے بارے میں کوئی فیصلہ کرے تو ہمیں
بھی یہ سوچنا چاہئے کہ کیا فیصلہ ہمارے لیے مفید ہے یا نہیں۔ آج ہم سب
ہمارے عوام کے نمائندوں کی حیثیت سے جمع ہوئے ہیں اور یہ ملک کا نمائندہ
ایوان ہے۔ میں سمجھتا ہوں اگر کوئی بھی مشکل دکھائے اور گورنمنٹ
آف انڈیا سے درخواست کرے تو صحیح طور پر نمائندگی کرتے ہوئے یہ بتلائے
کہ اس سے ملکیوں کا کافی نقصان ہوا ہے [illegible] نکل سکتا ہے اس کی تلافی اسی
وقت ہوسکتی ہے جبکہ آئندہ [illegible] سال تک اس کو اسی طریقہ سے رکھا جائے جس طرح
کہ رادھا کرشنن کی رپورٹ ہے میں [illegible] کے ساتھ ساتھ انگریزی [illegible] (Medium)
بنایا جائے عثمانیہ یونیورسٹی سنٹر کے تحت جائے [illegible] کے [illegible] تابع ہونگے
انکو میں واضح کرنا چاہتا ہوں۔ [illegible] آج کل افواہیں گشت لگا رہی ہیں
ان سے یہ بھی واضح نہیں ہوتا کہ عثمانیہ یونیورسٹی کے کون کون سے حصے لئے جا رہے
ہیں۔ پہلے دیکھا گیا کہ آرٹس اور سائنس کالج لیے جائینگے [illegible] یونیورسٹی کے [illegible] اسٹس
بھی ہیں جو ملک کے [illegible] ہیں۔ اسکے بعد دو ہزار ایکر زمین ہے سائنس کالجس
[illegible] ہیں۔ اسکے علاوہ اس احاطہ میں [illegible] کالج بھی ہے [illegible] اسکے
علاوہ [illegible] میں بھی اسکے [illegible] کالجس (Constituent Colleges)
ہیں جملہ [illegible] کالجس ہیں اور [illegible] افلیٹیڈ کالجس (Affiliated Colleges)
ہیں۔ ان پر ملک کا [illegible] صرف ہوا ہے اس کا لحاظ کرتے ہوئے ہمیں یہ
بھی دیکھنا ہے کہ ان کا معاوضہ کیا ہے اور ہمیں [illegible] اس کے لیے کیا ملیگا
مجھے معلوم ہے [illegible] کالج [illegible] سال لے سنہ ۱۹۰۸ء میں [illegible] قائم کیا تھا اور
اس پر [illegible] لاکھ روپیے صرف ہوئے۔ اسکے ساتھ دوسرے جملہ کالجس پر دو کروڑ روپیے
صرف ہوئے ہیں [illegible] عمارتوں اور عام کے جملہ اخراجات ملا کر [illegible] کروڑ روپیے ہوئے
ہیں۔ اس طرح جملہ [illegible] کروڑ روپیوں کی لاگت سے یونیورسٹی چل رہی ہے۔ اسکے ساتھ
ایک دارالترجمہ بھی ہے یہ سب عثمانیہ یونیورسٹی کے اسٹس (Assets) ہیں
با الفاظ دیگر حیدرآباد کے اسٹس ہیں۔ حیدرآباد کی اس نمائندہ جماعت کو حق ہے کہ
حیدرآباد کے ان اسٹس کو سنٹر کے حوالہ نہ کرنے کا فیصلہ کرے۔

اس کے بعد عثمانیہ یونیورسٹی کو ہندی یونیورسٹی بنانے کا سوال ہے۔ میں ہندی
کا مخالف نہیں ہوں۔ میں نے ہندی کا ایک امتحان فسٹ کلاس میں پاس کیا ہے اور
ہندی کا پرچار (प्रचार) بھی کیا ہے لیکن آزادی حاصل ہونے سے پہلے ہندی
کے لیے ہمارا جو جذبہ تھا، انولوگوں نے [illegible] کے بعد غلط طریقے اختیار کیے جانے کی
وجہ سے وہ باقی نہیں رہا۔ میں یہ صاف طور پر کہونگا کہ عثمانیہ یونیورسٹی کو ہندی
یونیورسٹی بنانے کی کوشش غلط ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر پنڈت نہرو کو حیدرآباد
کے صحیح حالات کا علم ہو تو وہ خود بھی اسکو قبول نہ کرینگے۔ میں یہ کہونگا کہ

بعض دینی مدارس کی طرف سے مخالفت کی گئی ہے جو غلط رہبری ہوئی ہے میں کوئی
وجہ نہیں دیکھتا کہ ہندی کو قومی زبان بنانے کا مسئلہ کسی طرح دشوار ہے کہ پورے پندرہ سال
کا زمانہ ہے کہ ہندی کو قومی زبان کے طور پر لاگو کیا جائے (Implement)
کرنے میں کوئی دشواری ہو معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے دوست یہ سمجھتے ہیں کہ آزاد بھارت کو
لکھنؤ کا بھی قومی زبان بنانا ہے مگر ہندی کی بجائے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اردو
ہی سے ہندی کو قومی زبان بنا دیا جائے گا کیونکہ گر ہندی کو
قومی زبان بنانے کے لئے اس قسم کی دشواریوں کو استعمال کیا جاتا ہے
تو ہندی کو استعمال نہیں کیا جا سکتا ہمارے سامنے دو کا مسئلہ کا تجربہ ہے
جس سے یہ ثابت ہوا ہے کہ ہندوستان کی کوئی زبان سائنٹفک (Scientific)
اور اعلیٰ علم کے لئے موزوں نہیں ہو سکتی جب تک کہ اسے ترقی نہ دی جائے
مدراس میں بھی ہندی کے خلاف ایجیٹیشن (Agitation) ہو رہا ہے مگر
ساتھ ہی ساتھ مدراس میں ہندی کو قومی زبان کے طور پر استعمال کیا جا رہا ہے کہ آئندہ
پندرہ سال میں ہندی ایک لازمی اور دوسری زبان بن جائے گی اور میں کہوں گا کہ اس
کے لئے مدراس میں بھی اس بات کا احساس ہے کہ ایک ہی قومی زبان ہے
یہ مدراسیوں کے لئے ایک مشکل بات ہے اگر یہ قومی زبان بن جائے تو
مدراسیوں کے لئے کوئی دوسری قومی زبان کے لئے یہ مقام ہے اور یہ ان کا
احساس اور ان کے خلوص کی جانب دے سکتے ہیں کیونکہ مدراس میں اسکی کمی
نہیں ہے اگر گورنمنٹ نے ابتدا کا مقصد ہندی کو پاپولر (Popular) بنانا
تھا تو اسی طرح مدارس میں جیسے بھارت دکشن سبھا وغیرہ ہیں ان کو موقع دینا
ان کی مالی حالت درست کی جاتی اور یہ بہتر طریقہ ہوتا یا یہ ہو سکتا تھا کہ علاوہ
یونیورسٹی میں اسکے پیرالل کلاسیس (Parallel Classes)
کھولے جاتے اور وہاں اسکی تعلیم کا انتظام کیا جاتا جیسا کہ دہلی یونیورسٹی اور
یہاں میں اس قسم کا انتظام کیا گیا ہے لیکن اس کے لئے ایولوشنری میتھڈس
(Evolutionary Methods) اختیار کئے گئے مدراسیوں کو راغب کیا جا
سکتے ہیں (اور مدراس اس کے لئے مشہور بھی ہے) یہ ہو سکتا تھا کہ جہاں
ہندی کے ہائی اسکولس کھولے جاتے اور دو تین سال بعد کالجس قائم کئے جاتے یہ
طریقہ بہتر ہوتا

(Bell was given)

میں مسٹر اسپیکر سے ریکویسٹ (Request) کروں گا کہ اس اہم معاملہ
کے سلسلہ میں ٹائم کو محدود نہ کریں اس سے پہلے کئی اسپیکروں نے غیر اہم مسئلوں پر
کافی ٹائم ویسٹ (Waste) کیا ہے یہ ہندوستانیوں کے لئے ایک اہم چیز ہے

یہ ڈپٹی اسپیکر اسکے متعلق جو بھی طے ہو سکتا ہے اس پر مکمل
(Discussion) کرنے کی ضرورت ہے

شری ہکوپ راؤ گاڑھے نام و سٹ کرنے کا ریمارک (Remark)
دیا گیا ہے میں کہونگا کہ جناب اربل میں نام و سٹ کرنے میں ایسے

سری کے وی نارائن ریڈی اسپیکر حیدرآباد میں ہندی کو برقرار رکھنے
کے لیے جامعہ عثمانیہ کولے لیا اسکا بواس سے ریجنل (Regional
languages) مرکلی زبان مراٹھی اور عام زبان ہے سرھی کنڑی ۔
انکو وغیرہ جو ۸۸ فیصد آبادی کی زبان ہیں اگر ہم نظر انداز کیا ہے تو ٹھیک نہ
ہوگا ہم ۵۳ - ۱۹۵۲ء کے لیے جامعہ عثمانیہ کا بجٹ دیکھیں تو معلوم
ہوگا کہ گورنمنٹ کی جانب سے جو رقم اسکو دیکئی وہ ۶۵ لاکھ روپے ہیں اور جامعہ
عثمانیہ کے فیس وغیرہ سے جو رقم وصول ہوتی وہ ۱۲ لاکھ ۲۰ ہزار روپے
ہیں اس طرح کل ۷۵ لاکھ ۷۷ لاکھ روپیے اوس کا موازنہ تھا اوس میں صرف
ایک لاکھ ۷۵ ہزار روپے مرہٹی کنڑی اور تلگو ان تین زبانوں کے لیے رکھے گئے
ہیں حالانکہ عوام کی زبان ہیں لیکن ان کے لیے صرف ایک لاکھ اور کچھ ہزار
روپیہ رکھے گئے ہیں گویا اس طرح ان زبانوں سے سوتیلی ماں کا سلوک کیا جا رہا ہے
یہ و ما ھی سلوک ہے جو پچھلے ۵۰ سال کے عرصہ میں ان زبانوں کے ساتھ ہوتا رہا
ہے ۔ اردو زبان کے زمانہ میں جس طرح ان کا حال ہوا تھا وہی حال اب بھی ہوگا ۔
میں یہی کہونگا اردو ٹھکرادی جائے نہ صرف حیدرآباد میں بلکہ اور جگہ میں
بھی ۔ معلی کے صاحب نے جو اردو میں ہوئے ہیں میں اس سلسلہ میں ایک
سب سے زیادہ اہم امر کی طرف توجہ دلاؤنگا وہ یہ کہ ہمارا تعلیم یافتہ طبقہ اس کی
وجہ سے بیروزگار ہوجاتا ہے اور اس وقت جو ہزاروں طالب علم جامعہ عثمانیہ میں زیر
تعلیم ہیں ان کا کوئی مستقبل نہیں رہیگا ۔ پولیس ایکشن کے بعد ملک سروس کمیشن
کا قیام عمل میں آیا اونکے چیرمین کی لینگویج (Language)
انگریزی ہے اس طرح ایک انگریزی داں کو لاکر بٹھا دیا گیا ہے ہمارے ملک
کی ادری زبان آئندہ پندرہ سال تک نہیں بڑھ سکے گی ۔ ضروری محسوس کی جاتی ہے اس
معاملہ میں ایک ریزولیوشن موو (Move) کیا جا رہا ہے اربل ممبر
عوام جادر گھاٹ سے انکو منتخب کیا وہ اس ریزولیوشن کو اور ریزولیوشن
(Positive Resolution) نہیں ہیں وجہ کہ اسکے موور (Mover) ہیں
ایسے جو چاہے کہہ سکتے ہیں لیکن دیکھنا یہ ہے کہ ملک اور پبلک (Public
opinion) کیا ہے ۔ جو لوگ ہاوس کے اندر ہیں اور وزیٹرس گیلری میں
بیٹھے ہیں اگر ان سب کا سیکرٹ بیالٹ (Secret Ballot) لیا جائے تو یہ عیاں
ہوگا ہی ممبر کو یہ دینے کی رائے ہے کہ عثمانیہ یونیورسٹی ملک اکسیٹکرتے ہی ہے
یہ حیدرآبادیوں کے خون سے بنی ہے اسلیے حیدرآبادیوں کو اس پر وچار کرنے کا حق
ہے ۔ آخر میں امید کرتا ہوں کہ ضروری بحث اس مسئلہ پر اس اسمبلی میں ہوگی

شری راجہ رام ... ممبر اسمبلی حکومت ہند کے اس فیصلہ پر جو اوس نے
عثمانیہ یونیورسٹی کو اپنے کنٹرول میں لینے کےلیے کیا ہے اور جو یہاں کے عوام کی مرضی

کے خلاف ہے کیونکہ میرے سے پہلے جن آنریبل ممبرس کی طرف سے ایک اور ممبری اسی قرار
داد کے الفاظ کی طرف سے پیش کیا گیا ہے

"That this Assembly is of the opinion that the decision of the Government of India to convert the Osmania University into a Central one with Hindi as medium of instruction with the view to develop Hindi as the national language in the South and thereby to unite the North to the South in language, when the consensus of public opinion is against it, is dictatorial and hasty It will antagonise those for whose benefit it is being done, when this action is being taken much against them will, because

(a) the State has only one University which was built with the money of the people of the State costing more than four crores of rupees thus it will put them in financial difficulty if they wanted to have a University of the State,

(b) the growth of Hindi in the South can be assured by making it a compulsory subject in the Osmania University, it is not necessary for the Centre to take it much *against the will of the people*,

(c) while this anxiety that the University should be taken over by the Centre and making Hindi as Medium of instruction, is a clear indication, that the regional languages of the State will get a stepmotherly treatment, detrimental to their growth, and therefore, it calls upon the Government of India to abandon their ex parte decision"

جہاں تک اس مسئلہ کا تعلق ہے اس ہاؤس کے آنریبل ممبرس بخوبی واقف ہیں کہ یہ
نہ کوئی مقامی مسئلہ ہے اور نہ ہی کسی ایک ضلع کا مسئلہ ہے بلکہ یہ ساری ریاست کا
مسئلہ ہے اور ایک کروڑ ... لاکھ عوام کا مسئلہ ہے ۔ یہ مسئلہ ساری ریاست کیلئے اہم
ہو گیا ہے اسلئے ریاست کے اس سب سے اہم مسئلہ پر غور کرتے وقت اسکے تمام پہلوؤں
کو ملحوظ رکھنا چاہیے ۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا گورنمنٹ آف انڈیا کو دستوری حق ہے کہ
وہ اس یونیورسٹی کو اپنے کنٹرول میں لے ۔ جہاں تک میں سمجھتا ہوں دستور میں ایک
ایسا دفعہ ضرور موجود ہے جس کی بنا پر وہ ریاست کی کسی یونیورسٹی کو قومی اہمیت کی قرار
دیکر اپنے کنٹرول میں لے سکتی ہے مگر میں یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ اس دفعہ
میں ایسا ہی رول (Provision) ہے جس میں صاف صاف کہا گیا ہے کہ کوئی
ایسا اقدام نہیں کیا جا سکتا جس کی وجہ سے کسی ریاست کے عوام کے دل کو ٹھیس پہنچے
ہو میں اسمبلی کا زیادہ وقت نہیں لینا چاہتا ہندوستان کی ایک ... جو ہندوستان کا دستور
بنانے میں سب سے زیادہ ہاتھ تھا ، میری مراد ڈاکٹر امبیڈکر سے ہے ، ان کی گفتگو کا

حوالہ دیا ہے وہ حسب ذیل ہے ... ہے کہ ... ہے کہ حکومت ہند کو کوئی ... نہیں ہے ... جب تک ... لینے والی ہستی ہے اس ... پر یہ ظاہر کیا ہے ... پچھلے چار ... سے ہمارے حیدرآباد میں اس ... میں ... کی ... ہے ... کہ ہر گورنمنٹ کی ابتدا ... کوئی ... ہے جب لینا چاہتی ہے یہاں کے عوام کے حقوق کا کوئی احترام نہیں کیا جا رہا ہے اور نہ اس معاملہ میں کوئی ... (Explanatory Note) گورنمنٹ اف انڈیا لانا چاہتی ہے اور ... حیدرآباد کی عوامی حکومت نے ... ہوئے کوئی ... کیا ہے ... ہیں کہ یہ صرف ایک انڈر ہینڈ ڈیلنگ (Underhand dealing) ہے ہمارے یہاں کی حکومت دلی سے حیدرآباد اور حیدرآباد سے دلی جانے والی حکومت ہے ... حکومت اپنے اندر اس کی صلاحیت نہیں رکھتی کہ حیدرآباد والوں کے حقوق کی حفاظت کر سکے حیدرآباد جو ہندوستان کی ایک بڑی ریاست ہے اس کے لیے ایک ... قبول کر کے انہوں نے انٹلکچوئلی (Intellectually) ڈاکہ ... لگایا ہے حالانکہ دوسری چھوٹی چھوٹی ریاستیں اپنے حقوق کے لیے لڑ کر اس سے ... قرار پا گئیں ... بات یہ ہے کہ ایک طرف گورنمنٹ آف انڈیا اور دوسری طرف ہماری ... گورنمنٹ دونوں میں کچھ ساز باز ہے میں اس لیے کہہ رہا ہوں کہ آج تک حکومت حیدرآباد نے اس سلسلہ میں اپنے خیالات کا اظہار نہیں کیا ... کی وجہ سے ... مطالبات دن بدن بڑھتے جا رہے ہیں ... (Agitation) بڑھتا جا رہا ہے ... ضرورت اس بات کی تھی کہ حکومت کی طرف سے اس ... پر روشنی ڈالی جاتی تا کہ عوام کو معلوم ہوتا کہ وہ کیا کرنا چاہتی ہے اور وہ اس ... کو کس ... دے رہی ہے مگر ابھی ایسی ... ہیں میں نہیں سمجھ سکا کہ اسکی کیا وجہ ہے ایک وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ حکومت ہند کے فولادی ہاتھ انکے ہاتھوں کو اور انکی زبان کو بند کر دیے ہیں انہیں ڈر ہے کہ اگر حکومت ہند کے منشا کے خلاف کچھ کریں تو انہیں اپنی جگہ خالی کرنی پڑے گی حیدرآباد کی ... حکومت ہند کے احسان کو ... ہے کہ انہوں نے حیدرآباد کی ... کو آزادی دلانے میں سب سے بڑا حصہ لیا ۔ مگر اسکے معنی یہ نہیں ہیں کہ جس ریاست کو آزاد کرایا اسکے ساتھ غلاموں کا سلوک کیا جائے حکومت ہند نے جو ریزیڈنٹ رکھے ہیں اور جو ... رکھے ہیں وہ اس طرح ہیں جیسے کہ انگریزوں کے زمانے میں ریزیڈنٹ رہتے تھے ان کے ذریعہ سے پچھلے تین چار سال میں حیدرآباد کے کئی معاملات کو ... کے ساتھ دھکہ پہنچا ہے فائنانشیل انٹگریشن (Financial integration) کی وجہ سے ہمارے اسٹیٹ کو سب سے بڑا دھکہ پہنچا ہے اسکے متعلق جو حکومت عملی اختیار کی جا رہی ہے اور پچھلے چار سال سے حکومت ہند نے جو طریقے اختیار کیے ہیں ان سے دلی کی امپیریلزم (Imperialism) ۔ ڈکٹیٹرشپ (Dictatorship) اور دلی کا ... ظاہر ہوتی ہے ۔ کیوں حیدرآباد کے ایک کروڑ ستر لاکھ عوام پر ... ڈالا جاتا ہے ؟ کیوں ان پر

ڈالا جاتا ہے؟ کیوں انکے جو حساب کا جرم میں کیا جاتا ؟ کہ کہا گیا کہ عوام کی مرضی کہ مسئلہ مان گئی ہے اور جو بھی کام ہو گا سکیم کے مطابق کیا جاوے حاصل ہو کے کیا جا ئے گا یہ سب کچھ حکومت ہند کے دور حکومت میں ہوا دونوں نے کہا تھا کہ عمل کیا ہے کہ جو کچھ کیا ہو کیسے ہمارا فیصلہ لیا ہے کیسے ؟ کیا ہے؟ آج ساسلوک حیدرآباد کے ساتھ کیوں کیا جا رہا ہے؟ حکومت ہند کے رویہ حیدرآباد کے ساتھ ڈکٹیٹر جیسا کیوں ہے ا سی وجہ سے میں ہندوستان کو دیتی ہوں کیونکہ ان باتوں کو حیدرآباد کی عوام ہرگز برداشت نہیں کر سکتی یہ دلیل غلط ہے کہ ایک ہی بات ہے کہ سب ریاستیں ملکر حیدرآباد کے عوام سے مل گئی ہے حیدرآباد کے عوام کی رائے یہ لیکر حکومت ہند کو فیصلہ نہ کرنا چاہئے لیکن حیدرآباد کے ان حلالی رائٹس (Rights) کو بھی حکومت ہند اپنے زور سے حاصل کرنا چاہتی ہے

حکومت ہند کی طرف سے جو بھی دلائل پیش کیے گئے ہیں وہ یہ ہیں کہ صوبائی ہند اور یونین ہند کے لوگوں میں لسانی عام و بھدو اتحاد نہ ہونے سے ملک کے اتحاد کو زیادہ سے زیادہ نقصان پہنچے گی میں نہیں سمجھتا کہ آج ہندوستان کے اندر کوئی شخص بھی ایسا ہے جو ہندوستان کی وحدت کا حامی نہ ہو سب ہی ہندوستان کی وحدت کو مانتے ہیں لیکن جب ایک ہی ریاستوں کے اندرونی معاملات کا سوال پیدا ہوتا ہے تو ہر ریاست کو حق ہے کہ وہ اپنے مفادات کی نگرانی کرے یہی سوال یہاں بھی ہے ہم اس حق سے کیوں محروم کیے جا رہے ہیں ؟ میں ہوم کی توجہ اس بات کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ اس یونیورسٹی کو لینے کے پیچھے جو خیال ہے وہ یہ ہے کہ ہندی کو اسی بھاشا قرار دیا جائے جس کو نیشنل لینگویج (National language) کہیں گے کیونکہ یہ ہندوستان کے آدھے سے زیادہ حصوں میں بولی جاتی ہے اور نہ سمجھی جاتی ہے) کا سی شوس نے یہ طے کیا ہے کہ جتنا بھی جلد ہو سکے اسکو انگریزی کی جگہ دے دی جائے مگر حقیقت میں یہ مسئلہ اسکے پیچھے ہے جو حیدرآباد کے جن لوگوں نے پچھلے کئی سو سال سے حکومت چلائی اور اپنا طور برابر ساتھی تربیت کے طور پر اپنی زبان کو رولنگ کلاس کی زبان کو یعنی اردو زبان کو سارے حیدرآباد کے ایک کروڑ سینتیس لاکھ عوام پر ٹھونس دیا انہوں نے اپنے مطلب کی خاطر یہ پالیسی جاری کی اس پالیسی کو عمل میں لانے کیلئے یونیورسٹی قائم کی گئی اور پچھلے زمانے میں ملکی تعلیمی حالت جو کچھ رہی ہے وہ ہم سب جانتے ہیں ۔ ایک چھوٹا سا بچہ جو مادری زبان بھی ٹھیک طور پر بول نہیں سکتا تھا اسکو الف بے تے سکھایا جاتا تھا وہ اردو کی چھوٹی چھوٹی کتابیں پڑھنے کے قابل ہوا ہی تھا کہ انگریزی زبان اس پر لادی گئی اس طرح سے مختلف بھاشائیں (भाषाएँ) اس پر لادی جاتی رہیں جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ حیدرآباد کے لوگ اپنی مادری زبان کو بھول گئے ۔ تھوڑے کے معنی یہ ہیں کہ اس بھاشا (भाषा) میں جو سائنٹفک (Scientific) مضمون نہیں لٹریچر تھا اور جو ناول تھے وہ سب بھول گئے میں کہونگا کہ حکومت

حالانکہ ہے ہند میں کامیاب ہوگئی ہے یہ وقت آ گیا کہ حیدرآباد کے اس سال د ما ہے ہے سارے ہند کو ملک سے اور لوگوں نے بڑی لاگی کے ساتھ کہ او ... کی ... وجہ کہ حکمت حیدرآباد آزاد ہوگا ہے وغیرہ علاوہ وزی لہ کھانے ملے کہ ... لی جائے اس حال میں کامیاب ہوگئے ویں وقت حکومت ہند کے گورنر سری راج گوپال چاری جیسے موقع پرست لوگوں نے اس رور ووح کو اس رکھنے کیلئے بڑی لاگی کے ساتھ یوں ہے کہا کہ حیدرآباد میں اردو کی بجائے ہندی ذریعہ تعلیم ہو کیونکہ ہندی کو ... اور ... ان دونوں اسکرپٹس (Scripts) میں کچھ کئے ہیں ہمارے پردھان منتری جی بھی ہندوستانی بھاشا کو فروغ دینے کا شوق ہے اس کا اظہار ہو گئے ... اس کو عمل میں لانے کیلئے ایک قدم اٹھایا گیا ہے حیدرآباد کی ایک تاریخ ہے ... ہوئے ... ما ل ... کی طرف دھیان نہیں دیا گیا یہ خاص عوام کی رہنمائی کہ بڑے بڑے اسٹیٹسمین (Statesmen) اور اسکالرس (Scholars) نے کہا ہے ... ہوئے اپنی ... اور ناموں کے ظاہر کی ضرورت نہیں ہے ... ہیں ... دھان منتری ہیں اور سروودے (सर्वोदय) کے بڑے آدمی بھی ہیں ان لوگوں نے یونیورسٹی ... لینے کے بارے میں صاف صاف کہا ہے کہ یہ نہیں ہوسکتا ... آ ... کے ایسے بہت سے لوگ ہیں کے خلاف جذبات رکھتے ہیں ... لوگوں کی ... کے خلاف گو ... اللہ کوئی نام ایسا نہیں کر سکی جو نا انصافی پر مبنی ہو منتری ... رو دیو نے صاف صاف کہا ہے کہ گورنمنٹ ... کا مقصد ہندی کو فروغ دینا اور حیدرآباد کو اسکا مرکز بنانا ہے تاکہ شمالی ہند اور جنوبی ہند میں اتحاد پیدا ہو ...

کیوں ہمارے پردھان منتری جی ... ہندی اور مرہٹی زبان کو شمالی ہند کے اور جنوبی ہند کے اتحاد کیلئے استعمال کرنے کا رجحان نہیں رکھتے ؟ جب وہ ان بھاشاؤں کو (भाषाओं) نہیں ... سکتے اور ہماری بھاشا کو جب وہ نہیں سمجھ سکتے تو کیا ضرورت ہے کہ کسی زبان کو عوام پر تھوپا جائے ؟ اس طرح ہوتا کہ عوام ... مادری زبان بھول جائیں جہاں تک نیشنل لینگویج (National language) قرار دینے کا تعلق ہے دستور کے ذریعہ ... کو اس طرح عوام پر جبراً نافذ کرنا درست نہیں ہوسکتا کہا گیا ہے کہ چھوٹے درجوں کی حد تک تعلیم مادری زبان میں ہوگی لیکن جب طالب علم یونیورسٹی کے درجے میں ... ہندی میں پڑھنا ہوگا گویا کہ پھر وہی حالت ہوگی ... نظام کے زمانے میں ریجنل لینگویجس (Regional languages) کے ساتھ سلوک کیا گیا وہی نمونہ حکومت ہند بھی یہاں قائم کرنا چاہتی ہے بعض لوگوں کا مقصد یہ ہے کہ وہی نمونہ قائم ہو جائے تو ہم بھی اس سے استفادہ کرسکیں میں پوچھتا ہوں کہ عثمانیہ یونیورسٹی کی بلڈنگ پر کیا ... گورنمنٹ آف انڈیا سے ذرائع حاصل ... سکتی ہے کہ حیدرآباد ہی میں ہندی کیلئے ایک نئی یونیورسٹی قائم ہوسکے ہندی یونیورسٹی علیحدہ قائم کیجئے اور ہندی میڈیم کے ذریعہ تعلیم دیجئے تو جو طلبا اس طرز تعلیم کو پسند کریں گے اس کو اختیار کریں گے اور جو لوگ مادری زبان میں گریجویٹ ہونا چاہیں گے وہ اس کو اختیار کریں گے ہمکو بھی خوشی ہوگی کہ

حیدرآباد میں تعلیم کیلئے ایک اور راستہ نکل گیا ہے یعنی یہ جو اچھا نہیں کہا جاسکتا کہ ہندی تعلیم کو فروغ دینے کیلئے حیدرآباد کی یونیورسٹی کو سنٹر لے لے کیونکہ حیدرآباد کی جنتا نے ٹیکس اور محصول دیکر اس یونیورسٹی کو بنایا ہے۔ یہ روپیہ ۵۰۰ لاکھ روپیے کم نہیں ہے اور ہم ہر سال اسکو ۵۰ لاکھ روپیے دیتے رہے ہیں اسکے باوجود حیدرآباد کی جنتا کو یہ کہنے کا موقع نہیں رہیگا کہ یہاں کی زبانوں کے لحاظ سے تعلیم دیجائے۔ جناب والا میں نے کہا تھا مالی اور معنوی ہر دو کی نگرانی پیدا کرنے کی جو دلیل ہے وہ محض چند لوگوں کے ویوز اینڈ فینسیز (Views and Fancies) کو عمل میں لانے کیلئے ہے ایک تجربہ (Experiments) کرنا چاہتے ہیں اور یہ بھی سمجھتے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ عوام کے دئے ہوئے پیسے پر اگر وہ ایسے ان خیالات کو پورا کرنا ہی چاہتے ہیں تو آج ہندوستان میں کئی یونیورسٹیاں ہیں جو کسی صوبہ یا ریاست کی نہیں ہیں بلکہ جن پر خود حکومت کا کنٹرول ہے وہ ان یونیورسٹیوں میں ایکسپیریمنٹ کرسکتے ہیں۔ جناب والا میں نے کہا کہ حیدرآباد کی حکومت اس پر بہت ہی خاموش ہے اور یہ سمجھتی ہے کہ وہ اپنی سرکاری کے ساتھ اس مسئلہ کو طے کرلیگی مگر حیدرآباد کی جنتا کی مرضی کے خلاف اس مسئلہ کو طے کرنا مناسب نہ ہوگا۔ اسلئے میں کہونگا کہ پہلے راج کی طرح آج بھی حیدرآباد کی حکومت عوام کے جذبات اور انکے عادات کی طرف کوئی توجہ نہیں دے رہی ہے۔

"You are only presiding over the liquidation of the interests of the people of Hyderabad State"

صرف حکومت ہند کو خوش کرنا ہی حکومت حیدرآباد کا کام رہ گیا ہے۔ کسی حق کو لڑکر حاصل کرنے کا خیال نہیں ہے بلکہ اپنی کرسیوں اور گدیوں کیلئے اب حیدرآباد کی جنتا کی خواہشات اور مرضی کے خلاف جارہے ہیں لیکن حیدرآباد کے عوام اسکو کبھی برداشت نہیں کرسکتے۔ الکشن کے وقت جبکہ جنتا مصروف تھی اس مسئلہ کو طے کرنے کیلئے اسوقت کی حکومت میں مناسب ہوتے تھے جیسا کہ اب یہ الکشن لڑکر جیتا ہے اسی طرح اس مسئلہ پر بھی الکشن اگر ہاؤس سے باہر جنتا میں کیا جائے اور اب جب لیں تو میں سمجھونگا کہ کانگریس حکومت ایسا کرسکتی ہے۔ لیکن میں آپکو یہ بتلادینا چاہتا ہوں کہ اب ایسا نہیں کرسکتے کیونکہ زیادہ تر جنتا یونیورسٹی کو حکومت ہند کے حوالہ کرنا نہیں چاہتی۔ میں آج کی حکومت پر یہ واضح کردینا چاہتا ہوں کہ کئی ایسے ایم ایل اے ممبرس جو اسوقت کی حکومت کی کرسیوں پر تھے اور آج بھی کئی ایک آر ایل ممبرس جو ٹریژری بنچس پر بیٹھے ہوئے ہیں انہوں نے ایسے خیالات کا اظہار کیا تھا۔ یہ صرف نہ بلکہ حیدرآباد اور سکندرآباد کے میئر (Mayor) اور جو اب ایسے لوگ جنکا کہ سماج میں بڑا درجہ ہے اور جو عوام کی نمائندگی کرتے ہیں انہوں نے بھی اس بارے میں ایسے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ لیکن اسکے باوجود اگر حکومت ہند ایسے قدم اٹھائیگی تو یہ ایک بہت بڑی غلطی ہوگی۔ مجھے یہ یاد دلانے کی ضرورت نہیں کہ اس ہاؤس کی کئی بڑی بڑی ہستیوں نے آزادی سے پہلے بار بار رصل

مخصوص (Regional languages) کے سلسلہ میں کہا تھا میں
ہمارے نرل حلقہ میں نرل اسکول و نرل مستر و کالجس مد مستر راو
کی کی لوگ ہیں آنرئبل منسٹر اور دوسرے نرمل ممبرس نے جو اسے ووٹ لیکر
کہ ان سامنے اس طرح کے ہاتھ میں حکومت کی باگ ڈور ہے جیسے ڈ ہے کہ عوام
سے وعدے کرتے ہیں اور پھر ان کو پورا نہ کیا جائے تو کسی بھی سیاسی پارٹی
آئندہ کیلئے کوئی بھروسہ نہیں رہیگا اور ملک کی سیاسیات سے لوگوں کا وشواس (विश्वास)
اٹھ جائیگا یہ ملک کی سب سے بڑی بدقسمتی ہوگی

۱ میں یہی یہ کہونگا کہ جو حد و جہد سنبھالے ہمارا تیج مہرے سے عوام کی
دیکھ رہے ہیں انکو ملحوظ رکھیں اور ہم نے عوام سے جو وعدہ کیا ہے کہ کی مادری
زبانوں میں تعلیم دلاسکیں اور کی تہذیب تمدن اور کلچر کو فروغ دے سکیں اسے ہم
ملحوظ رکھ سکیں اگر ایسا نہیں ہوا تو جیسا کہ میں نے کہا یہ ملک کی سب بڑی
بدقسمتی ہوگی کیونکہ ہماری پارٹیوں میں تو سیاسی پارٹی ایسی نہیں ہیں جس نے کہ
حیدرآباد کی زبانوں کے لحاظ سے جس کا وعدہ نہ کیا ہو مگر ہم نے یہ وعدہ کیا ہوا
تو جو انتخابات میں ہوئے

شری لکس گونڈا جی نے تو وعدہ نہیں کیا

سری بی راجہ رام جی کو اس کا حق نہیں تھا آپ کے دور نے کیا اب یہ ہے
ہیں کہ فیوڈل آرڈر (Feudal order) ور ختم رہے۔ لیکن ایک گڑو سیر لاکھ عوام
کہتے ہیں کہ یہ جبر نہیں ہوئی ہے مجھے نہیں معلوم کہ فرق کہاں ہے کیا یہ
ڈیموکریسی (Democracy) ہے ؟ کیا ان ہی اصولوں کیلئے حیدرآباد کے عوام
نے آپکا ساتھ دیا تھا ؟ کیا اب یہ چاہتے ہیں کہ جن عوام نے آپکا ساتھ دیا تھا ان کی
تہذیب و تمدن کو دھکہ لگے اور ارسپکٹو آف پولیٹکل افلئیشن (Irrespective of
Political affiliation) میں آنرئبل ممبرس سے انفرادی طور پر درخواست کرونگا کہ ساتھ
کی پارٹی کی رائے کچھ بھی رہے اپنے مفادات کا خیال رکھتے ہوئے اور بچے بچوں کی
تعلیم اور آئندہ نسل کا لحاظ رکھتے ہوئے تو ورسٹی کو سنٹر کے حوالہ نہ کرنے کے لیے
ووٹ دیں

Mr Speaker Now, we adjourn till 4 30 p m

The House then adjourned for recess till Half past-four of the clock

The House re assembled, after recess, at half past-four of the clock

[*Mr Speaker in the Chair*]

مسٹر اسپیکر اب سری گوپال راو اکبوٹے تقریر کرینگے

شری گوپال راؤ اکبوٹے (حاد گھاٹ): مسٹر اسپیکر سر میں نے جو ترمیم
هاؤس کے سامنے پہلے ہی پیش کردی ہے اور میں عالیجناب کا مشکور ہوں کہ مجھے اس ترمیم پر
بھی اپنے خیالات مفصل سے ظاہر کرنے کا موقع دیا ہے۔ حال حال میں عثمانیہ یونیورسٹی
کی ترقی کے معاملہ میں سیاسی اداروں اور کچھ اصحاب کی طرف سے بھی بدنامی کی روشنی
ڈالی گئی ہے اگرچہ مجھے امید ہے کہ کچھ دن میں کہوں گا کہ کس طریق سے
بھی اس پہلو کی طرف دیکھتے ہوئے ہر ترقی کی جو عثمانیہ یونیورسٹی کی ترقی
کے معاملہ میں کہی جاسکتی ہیں لیکن میں خاص طور پر اس هاؤس کے سامنے
لانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ میرا اندازہ تھا کہ یہ مباحث ... سے وقت گزرتا جائیگا
کچھ بھی دب جاسکے اور ... اس مسئلہ پر غور کیا جائیگا لیکن آج کی
صورت حال کے پیش نظر میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ آج بھی ایسی ذہنیت
عینک سے اس مسئلہ کی طرف دیکھا جارہا ہے اور اس عینک کو اتار کر پھینکنے کی
آنکھوں سے نکالنے پر آمادہ نظر نہیں آتے ... عثمانیہ یونیورسٹی کی ترقی
کے معاملہ پر ایسے خیالات ظاہر ہوئے ہیں هاؤس پر یہ واضح کردینا چاہتا ہوں کہ
عثمانیہ یونیورسٹی کی ترقی کا مسئلہ واقعی ایک بہت اہم مسئلہ ہے اور اس کے مختلف پہلو
ہوسکتے ہیں ... نقطہ نظر سے اس کو اہم سمجھتے ہیں ممکن ہے کہ اس
نقطہ نظر سے دوسرے اصحاب اس کو اہم نہ سمجھیں کسی اور پہلو سے اس کو اہم سمجھتے
ہوں لیکن ایک بات جس پر ہم سب متفق ہیں وہ یہ ہے کہ جہاں تک ... ہم ہمدردانہ
نقطہ نظر سے ... سمجھتا ہوں اس مسئلہ پر غور کریں۔ عثمانیہ یونیورسٹی کی ترقی
کے سلسلہ میں عرض کرنے سے پہلے میں اس یونیورسٹی کی تاریخ پر کچھ روشنی ڈالنا چاہتا
ہوں۔ سنہ ۱۹۱۸ء میں اگرچہ کہ اس یونیورسٹی کا چارٹر جاری ہوا لیکن اس کا اصل
کام سنہ ۱۹۱۹ء سے شروع ہوا اور آج (۳۳) سال سے یہ یونیورسٹی ٹیچنگ یونیورسٹی
(Teaching University) کی حیثیت سے کام کررہی ہے اور ٹھیک دس
فاکلٹیز (Faculties) اس یونیورسٹی میں ہیں۔ عثمانیہ یونیورسٹی کے کیمپس
(Campus) میں ۲ کالجس ہیں ۳ کانسٹیٹیوئنٹ ڈگری کالجس (Constituent
Degree Colleges) حیدرآباد میں ہیں اور ۸ انٹرمیڈیٹ کالجس ہیں جن میں ۳ ڈسٹرکٹس
میں اور ۵ حیدرآباد اور سکندرآباد میں ہیں اسی طرح پروفیشنل کالجس
(Professional Colleges) میں سوائے میڈیسن (Medicine) اور لا (Law)
کے تمام کالجس اس کے ساتھ ہیں اس لحاظ سے گذشتہ دو تین سال کے دور کو نظر انداز کر کے
دیکھا جائے تو ٹھیک ۳۰ سال سے تمام کالجس ٹیچنگ کالجس ہیں اور عثمانیہ یونیورسٹی
ایک ٹیچنگ یونیورسٹی ہے گذشتہ تین سال سے اس یونیورسٹی نے افلیٹ (Affiliate)
کرنا بھی شروع کردیا ہے۔ افلیٹڈ کالجس میں ۲ فسٹ گریڈ اور دو انٹرمیڈیٹ کالجس
ہیں۔ اسلئے پہلی مرتبہ جو پیش نظر رکھنا ہے وہ یہ ہے کہ آج ۳۰ سال سے یہ عثمانیہ یونیورسٹی
ایک ٹیچنگ یونیورسٹی ہے اور اب وہ افلیٹنگ یونیورسٹی بھی ہوگئی ہے آج یہ دونوں
فنکشنس (Functions) عثمانیہ یونیورسٹی ادا کررہی ہے۔

اکب ہ ر حو حصوصی کے ی س ہ وس کے سا ے لا حاما ھوں و ہ ھے کہ
۲۳ سال کے عرصہ ں ھا ر اعو ڈ ں (Higher Education) کی ساری
دمہ داری عما ہ و و سی ر ہی ۹ ھو س اھے او گدسہ ۲۳ سا ععہ اس
دمہ داری سے ڈ ی ہ ی طرح سبکدوشی حاصل کری رھی ھے حاحہ ھا ر اعو کیس
کے ملی سے سہ ۵ ۱۹۳۹ ع میں اکا ا رول سٹ (Emolment) ھرار
کے قریب رھا ھے ور مرا ، ھرار طلبا ے اس وسوسی ی تعام او ھے اس
وسوسی ر ہ ے لاکھ ھرار می مرحا ۸ لا ہ فرے بالاہ حرح ھوا ھے س
میں سے ۶ لا کھ روپے گورمسٹ اول گراٹ (Annual Grant) دی
ھے اسکے علاوہ ہ لاکھ کی ر ڈگراٹ حکومت مدراادسے دھاں ھے اسد ح حملہ
(۶۰) لاکھ روپے حکومت کے عصہ کے طو ر اسکو ملے ھیں لک بھگ ہ لاکھ
روپے فیس اور دوسرے ا ں کہ طو ر و و سی کو حاصل ھوتے ھیں حب یہ
یونیوسٹی سروع ھوئی ھو میں ملا وب ودلہ ہ بہہ سکتا ھوں کہ حس ادارے اس کا
کام ملا اگیا ا ہ لازمی سمجھا ہ ماکہ دوسری رصل لںگوبحر کو ظرانداز اور سرس
(Suppress) کیا حاتا رھا اردو K ڈا سہ ں (Domination) (۳۳)
سال سے حلا آرھا ھے اس الہ گروںد (Background) کو سس ظر رکھے
ھوسے اسکے ڈا ممس کے سا ھ سا ھ اسکے اڈمسٹر سں ر بھی عو کرنا ھے کہ ی واس
ھا مارکے راے ں کعہ لوگوں کوا ے ہ ہو ب ھے او وہ عام صو ر ا کھیے ھوسے
ظر آتے ھیں کہ آ ا ہ و و سی ااعس (Autonomous) ھے ا ا وکرںیک
(Autocratic) ا ھصر حالات ھیں حں ں ہ وسوسی ھی

حہاں ک اسکے حارٹر کا علق ھے سہ ۸ ۹ ع ۱۹۲۷ ع او ۹۰ ع میں
اس کے حارٹر اے لیکن اڈمسٹر ں میں کو ا سی سدیلی ہیں ھوئی حو ملک کے
لقطہ ظر سے ھونی حاھیے ھی ہ احہ لوگوں کے سامنے یہ وال آ ا او حصوصا یولس
اکس کے بعد نہ اس وسو سٹی کا ھو سہ ([illegible]) کیا ھونا حاھیے لوگ
ا سی سدیلی صرو ری سمجھتے ھیے کہ اصل وسورسٹی کے ام کا معصد عوام کے ماد کے
لقطہ ظر سے ورا ھو اس اعسار سے ہ کہا کہ آح ھی یونیورسٹی کا سوال ھمارے سامنے
آ ا ھے غلط ھے وال ا ک ں کے بعد حصوصا اور ولس اکسس سے پہلے حواہ وہ دں رات
میں کیوں ہ ھو لوگوں کے دماغ ر ہ ا ر ھاکہ یونیو سی کے اڈمسٹر س اور حارٹر
(Charter) میں ا سی سدیلی کر ڑ گی کہ وہ سلس ڈ زائر (People's desire)
کے مطا ق ھو ہ عام حیال تھا ہ وہ س منظر ھے حس کے تحت مجھے وسوسی کے
مسئلہ کو آپ کے سامنے لانا ھے

ہ ما کہ میں نے کہا ایک طرف اس یونیورسٹی کے متعلق یہ حود ھمارے دلوں
میں سکوک و سبہات تھے دوسری طرف حب گو سٹ ای انڈیا نے ایک کمیٹی قائم کر کے
اس وسورسٹی کو ا ی گراں ں لینے کا اعلان کیا تو روسسل اسٹٹرس

(Professional Agitators) کی حیدرآباد میں کمی نہیں ہے اس کے علاوہ آئے ہی
اپنی ہی سیاسی پارٹیوں کے غرض کیلئے وہ نئے نئے حالات کے مطابق اسکا استعمال
شروع کر دیا ۔ ہمکو اس نقطہ نظر اور ان سیاسی عنصروں سے بچنا ہے اور دوسری طرف
اس یونیورسٹی کے مستقبل پر سنجیدگی کے ساتھ غور کرنا ہے اور صحیح پرسپکٹیو
(Prospective) میں ہمکو اسکے متعلق غور کرنا ہے ۔ اسلئے میں کہونگا کہ
ہمیں ان سیاسی اشتعال انگیزوں سے بچنا چاہیے رہنما ہی ہمیں ان سے بچانے کے متعلق کے
متعلق یہ بھی دیکھنے انکے سامنے نئے حالات رکھتے ہوئے ہندوستان اور حیدرآباد کے
تعلقات پر روشنی ڈالنا پڑیگا ۔ متعلق کی حکومت ہندوستان گورنمنٹ کیوں رکھتی ہے اور
یونیورسٹی کو سنٹرل گورنمنٹ اپنے قبضہ میں کیوں لے لینا چاہتی ہے اسکی تفصیلات ان کے
کمیونکے (Communique) میں دی گئی ہیں جس میں یہ بتایا گیا ہے کہ
ہندوستان کی چار یونیورسٹیاں یعنی بنارس ہندو یونیورسٹی علیگڈھ مسلم یونیورسٹی دہلی
یونیورسٹی اور وشو بھارتی یونیورسٹی یہ چاروں یونیورسٹیاں انسٹیٹیوشنس آف امپارٹنس
(Institutions of National importance) ہیں ۔ اگر آپ انکے ایکٹس
ملاحظہ کریں تو آپ یہاں کافی اسکے اور تنگ نظریہ (Narrow parochialism
چھوڑ دینگے ۔ اگر آپ بنارس یونیورسٹی کا ایکٹ بابتہ سنہ ۱۹۲ ء علیگڈھ
یونیورسٹی کا ایکٹ بابتہ ۱۹۲ ء اور دہلی یونیورسٹی کا ریسنٹ ایکٹ (Recent Act)
سنہ ۱۹۵۱ ء ان سبوں کا مطالعہ کر کے دیکھینگے تو اس نتیجہ پر آسانی سے پہنچ سکینگے
کہ ان دونوں میں کافی فرق ہے انکو تبدیل ہوسکتی ہے ۔ اسکے علاوہ اگر ہمارے
آنریبل ہوم منسٹر دہلی کی کسی حرکت کو امپیریلسٹک (Imperialistic) حرکت
تصور کرتے ہیں تو وہ اپنے خیال میں آزاد ہیں انکو اسکی آزادی حاصل ہے کہ وہ جو
چاہیں تصور کریں ۔ اگر وہ ان ایکٹس کو دیکھیں اور انصاف سے واقف ہونے کی زحمت
گوارا کرتے تو سمجھتے میں ہے کہ وہ اس خیال سے متفق ہوتے کہ اس یونیورسٹی کے سنٹر
کو چلے جانے سے نہ صرف حیدرآباد بلکہ ہندوستان کے سارے باشندوں کا فائدہ ہوسکتا
ہے نہ صرف یہ بلکہ حیدرآباد کے مستقبل کیلئے بھی اچھا ہے ۔ اگر آپ ان ایکٹس کو
دیکھیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ ان میں سے امپیریلزم کی بو آرہی ہے یا ڈیموکریسی
کی خوشبو آرہی ہے ۔ اگر آپ ان ایکٹس کا مطالعہ کریں تو میں بلاخوف تردید کہہ
سکتا ہوں کہ آپ ضرور ایک حیرت انگیز تبدیلی پاسکینگے ۔ اس یونیورسٹی کو سنٹر کرنے
کا سبب یہ وقت میں نظر یہ تھا کہ نیشنل سائنس کا ایک ایسا انسٹیٹیوشن قائم ہوجو
نہ صرف ساوتھ انڈیا بلکہ سارے انڈیا کے لیے بھی کارآمد ہوسکے اور وہاں کے اور یہاں
کے طلبا بھی اس سے مستفید ہوسکیں ۔ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ یہاں کی یونیورسٹی
اٹھا کر کسی دوسری جگہ منتقل کر دی گئی یا انسا کے کسی دوسرے مقام پر پھینکدی گئی
میں نہیں سمجھتا کہ اس مسئلہ پر جھگڑنے کی کیا وجہ ہے ۔ آپ اس میں کونسی چیز
پاتے ہیں جسکی بنا پر آپ یہ کہتے ہیں کہ کسی خاص غرض کے تحت یہ یونیورسٹی
لی جارہی ہے ۔ جیسا کہ میں نے کہا پروفیشنل اشتعالیوں کی حیدرآباد میں کمی نہیں

ہے ورہی دہ ہ ونہلے ردہ ہ ا د ا س ھا رہا ہ کے کی ب ہی ط
آرہی ہے ہب ہ ن کی رلوے ہں گو ہب کے ہب کی ہے او وٹ و ہا کا ں
سہرل سبجکٹس (Central subjects) ہیں کے ہیں ہ ی ہ رن
ہب ہرکے ہب کی ہیں و ہر گو ہ ب کی ماہوں سے ہ ہ ہوئے ہیں و
و و ی کے سعلق ہب و اسکے رر مطام ہ رہی ہے و آپ کو کوں عرص ہوتا
ہے ؟ ہ یوہو ی دہلی کے مفاد کے خاطر ہں لی جارہی ہے کہ ب ہی کے مفاد کی خاطر
اس یو ورسٹی کو گو ہب اف لدیا ا ی ںکرانی ہں ے ر ی ہے ن کی کھو کھا روپیہ
کی رقم ہ ہدر باد کے ہ ہ کیلئے صرف ہو ہی ہے کہا کر دہلی گو ہ ب ہں و و سی کو
ا ی نگرانی میں لیا جاہی ہے ہرہم سے ہم ہ کرور و ے ح جائے و ہدا دنوںسے
ایسا ہوں سمجھکر اسکو قائم کیا ی و و ی کو دہلی کے ہب کہا جاتے ہیں
حالانکہ یہاں کے طلبا کو مستفید ہونے کا حق ہے اسکے ہ لی ی ہ کہونگا کہ ایک
یو ور ی کہاں جارہی ہے ؟ صرف ل ہر ہیں مدل ہوتے یا ا ر ا ہرورں ہل
جانے سے ہ ہیں کہا جاسکتا کہ وہی یونیورسٹی ہے ب کو ہا کا ہی ہی رہیگا ا
آپ ہیں ہے سمجھ ہ ہو سکینگے مجھے معاف فرمائیں ہر یہا ڑ جاتے ہے کہ ہ وہی
نارو مائنڈڈ ہیں (Narrow mindedness) ہے و ح سے ہ مسال چلے زاد
حیدر آباد کا ہر ارے والوں کی ہی اسی قسم کی تنگ دمعسب یہاں ں ہ رہی ہے

سری سرن گو ڑ ہ (ہ و گی ا مدول) آزاد ہ ہدرا باد کا ں و سول ہہی ہے

شری گو پال راؤ ایکبوٹے ممکن ہے آپ کے پاس ہو ح اپوز (Oppose)
کرنے میں جسے اسکے سو اور کوئی ہمر ظر ہیں آرہی ہے اگر ب کا مطلب ہ ہے ہ
طلبا کا اسٹینڈرڈ (Standard) ا د ہو و ہو سی کا ہ ںدرڈ لند ہو ور
نکو اس معام ر ہہ ا جانے ہیں تو حیدرآ د ہ کو کے و کے ے ہں ضرور
ضرور ہے کہ ونیورسٹی سنٹرل اڈ ہر س (Central Administration)
ہں چلی جائے ہ جا ے ہیں کہ یونیورسٹی کا و ود ہ ڈ ا ہے کیا آپ ہ
سمجھتے ہیں کہ ہں سٹینڈرڈسے لند ہ ہڈرڈ ہوتی ہیں کیا ا ں ہ م جلوں کی طرف
وجہ کرتی ہے ہمارے رنمل ہمرس و دوسری طرف ہیں ن کی ا سے ہو موروں
ہوں ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ سکوا بکسلنگو کبہرا لم (Linguistic Problem)
اسے کی کوشش کی گئی ہے اور اس و و سی کی حمی ل کے ے ہں کہ کو ے
سا ی اعرص کی تکمیل کیلئے اڈ بنانے ہر ے ہوئے ہیں اس و و ی کے مستقبل
کے رے میں سوچ ہیں ارہا ہے کہ ہ اسی یا موں کے رو ک لہ کے ے اس کا استعمال کیا
جا رہا ہے لیکن میں کہونگا کہ ہ ونیو سی ہب ہر ر کے ہب لی ا دہکی و ہیں ہے
مصرف حیدرآباد بلکہ سارے ہندوستان کی ا ہم لاسو ہ (North and South)
کی ہم ہس ماب اور علن تو ا ک ہکہ لا ر ھاد ہم کرنے ہیں ری مدد ما گی
ہم کو یہ محسوس کرنا چاہیے کہ ہماری ونیو سی و ہ درآباد ہیں ہے اگر و سہرے

گورنمنٹ میں چلی جائے تب بھی وہ ہماری یونیورسٹی ہے اور ہندوستان میں جو دوسری
یونیورسٹیاں ہیں وہ بھی ہماری ہی ہیں ان مقاصد کو پیش نظر رکھنا چاہیے جن کے
سبب ... یونیورسٹی چل رہی ہے۔ یہ طریقہ مناسب نہیں کہ سنٹرل گورنمنٹ ایک وچار
(विचार) اپنے سامنے رکھے اور عوام ایک دوسرا وچار رکھیں۔ میں نے
اپوزیشن کے آرگومنٹس (Arguments) کو غور سے سنا اور اس نتیجہ پر پہنچا
کہ ... محض پروفیشنل ایجیٹیشن (Professional Agitation) کا طریقہ اختیار کیا جارہا ہے اور
صرف کمزور اسپیس کو اچھالا جارہا ہے اسکے سوا اور کوئی پیچھے طریقہ نہیں اپوزیشن
کا خیال تھا جس طرح ملک اردو کی وجہ سے ریجنل لینگویجز (Regional Languages)
ختم ہوگئے ہیں اسی طرح اردو کی بجائے ہندی کو لاکر ریجنل لینگویجز کو سپریس
(suppress) کیا جارہا ہے، جہاں تک میں نے کہا ... اور وہم بے بنیاد
ہے۔ ریجنل لینگویجز کے تعلق سے نہ صرف مرکزی حکومت نے بلکہ حیدرآباد کی حکومت
نے بھی ... پالیسی کا اعلان کیا نہ صرف اعلان کیا بلکہ اس پر عمل بھی کررہی
ہے آپ جانتے ہیں پرائمری سکنڈری اور ہائی اسکول سکشن میں ریجنل لینگویجز کو
اہمیت دی گئی ہے لیکن اگر آپ کے ریزولیوشن (प्रस्ताव) کے مطابق ہائر ایجوکیشن
کے لیے بھی تو ریجنل لینگویجز کو استعمال کیا جائے تو آپ خود غور کرسکتے ہیں کہ
کتنی دشواریوں کا سامنا کرنا ہوگا اسکو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ ان تمام امور کو
سامنے رکھتے ہوئے ملک دشمنی سے نہیں سوچا جاسکتا۔ یہ سمجھنا کہ ریجنل لینگویجز
کو اس کے درجہ سے نیچے گرانے کی کوشش کیجارہی ہے محض اپوزیشن کی خاطر اپوزیشن
ہے اور اسکے سوا کچھ اہمیت نہیں۔ ریجنل لینگویجز کے تعلق سے گورنمنٹ کی پالیسی
صاف ہے۔ ہم کو ... اس پالیسی ... کرنے کے لیے تیار ہونا چاہیے۔ ہمارے
لائق دوستوں کا ... بھی ... اور ... میں اس ... کا یقین دلانا چاہتا ہوں کہ جس
روز ریجنل لینگویجز کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہوگا تو اسکو پس پشت ڈالا جائیگا اسکے
بچاؤ کیلئے ہم بھی ... رہینگے جس طرح ... ہندی میں تعلیم نہیں دیجاسکتی
اسکیلئے انگریزی ہی ذریعہ تعلیم رکھا جائیگا لیکن رفتہ رفتہ ہندی میڈیم (Hindi
Medium) لایا جائیگا اور ساتھ ساتھ ریجنل لینگویجز کے تعلق سے بھی کوئی
پابندی عائد نہیں کی جارہی ہے کہ کوئی کالج نہ کھولا جائے۔ اسوقت اگر ریجنل لینگویجز
کے مطلب اصلاع میں ... کالجس قائم ہوجاتے ہیں تو یونیورسٹی انہیں افلیئیٹ
پر مجبور ہوگی۔ ... میں نے ... پرساد ... واضح کردیا ہے کہ ایسے کالجس کو
افلیئیٹ کرنے میں حکومت ہند کو کسی قسم کا اعتراض یا رکاوٹ نہ پیدا کرنی چاہیے۔
اس لحاظ سے ریجنل لینگویجز کے سلسلہ میں اسوقت جو اعتراض کیا جارہا ہے اس میں
کوئی حقیقت نہیں ہے۔ دلچسپ بات تو یہ ہے کہ ... ممبرس ہندی کی مخالفت نہیں
کرتے۔ کانسٹیٹیوشن کے لحاظ سے وہ اسے قبول کرتے ہیں لیکن جب اسکے پرچار کا
سوال آتا ہے اور عمل میں لانے کا سوال پیدا ہوتا ہے تو اس اعتراض ہے کہ مادری زبان
کو ختم کیا جارہا ہے اسکی مخالفت کیجاتی ہے۔ اگر آپ واقعی ہندی کو مشترک لنگویج

اٹھائے ہیں وہ اس کو محسوس کرتا ہوں کہ ہمارے دکن کا یہ علاقہ جو صوبہ ہے
جہاں ہم ہندی کو ذریعہ تعلیم بنا رہے ہیں کہ اب اسکی زبان معروف ہو
گئی ہے لیکن مادری زبان کی اہمیت اور لسانی طور پر بحث کریں تو سکا یہ مطالب
سمجھ ہوں کہ اب ہندی کو دل سے نہیں چاہتے لیکن یہ سب زبانیں نہیں بول سکتے
سوائے ایک مخصوص جماعت اور ان ہندی پر مرحلے ہیں مگر میں یہ بتلانا چاہتا
ہوں کہ اب کے یہ ہر کار گزاری ہوسکے ہم نے کانسٹیٹیوشن (Constitution)
کے ذریعہ قبول کرلیا ہے یہ پندرہ سال کے عرصہ میں ہندی کو یہ صرف لازمی اور کامیں
میں لکھنے ہم عدالتوں میں مسئلہ اور اسے انگریزی اور مرکزی انگریزی بنادیتگے ہم
نے یہ وعدہ کیا ہے میں کے ذریعہ بتلائے ہیں سے پورا کرنے رہے ہیں اور اگر
کوئی صاحب کو یا کھلے طور پر اسکی مخالفت کرے تب بھی یہ پورا ہوکر رہنے والا ہے
کا ہے وہ ہندی کو نے سوچے سمجھے ہماری رائے میں مانا ہے رہا یہ
عرض کہ ہندی کے ذریعہ رفتہ رفتہ انگریزی کو نہیں کیا جاسکتا ہے نا دوسری
صورت ہو میں نے یونیورسٹی کی ... ٹیکنیکس اور علاقہ میں دکھنی کا سوال ہے کہ
جب ہم آزاد ہیں آبادی کے مطابق ایک ہی یونیورسٹی ہے اگر ایسے بھی صبر
لے ہم ادا کرسکتے ہیں عدم سمجھ یہ کہنا ہے کہ ظاہر ہے ہم یونیورسٹی
وہیں ہونگی صرف ایک ہی ہوگا جو اور ہوگا اور یونیورسٹی اپ ٹو ڈیٹ
(Up to date) ہو رہے گی عمل صبر کے مطابق ہے یہ سمجھا کہ
رفتہ رفتہ انگریزی کی جگہ ہندی ہوجائیگی ہر موقع میں رہنا چاہئیے اگر آپ ہمدرد دیں اپنی
یونیورسٹی چاہتے ہیں ہم صوبوں کی زبانوں کے موقع ہوں تو میں پوچھتا ہوں
کہ صبر سے بھی یہ دونوں کو اپنی مرضی کے مطابق نے انجام دے ہیں یہ
اب کوئی دوسری یونیورسٹی یہاں قائم کیجائے ورنہ ہماری دونوں بند ہوجائینگی ؟

مسٹر وی ڈی دیشپانڈے کیا ہم نے اسکو دوسری یونیورسٹی قائم کرلینے
سے روکا ہے ؟

مسٹر گوپال راؤ اکبوٹے یہ یونیورسٹی ہم قائم کرسکتے ہیں لیکن اگر وہ اس
یونیورسٹی کو بھی لے لیتے ہیں تو معنی نہیں کوئی صاحب نہیں ہے اسمیں ہماری کوئی
کمزوری نہیں ہے کہنا کہ ہم یہاں کوئی دوسری یونیورسٹی قائم نہیں کرسکتے کوئی
آرگومنٹ (Argument) نہیں ہے اور میں ایسے مانے کیلئے تیار نہیں ہوں
اسلئے جو دونوں اعتراضات آئے ہیں ان میں کوئی وزن نہیں ہے

میرے لائق دوست نے سوال اٹھایا کہ دستوری طریقہ پر یونیورسٹی نہیں لیجاسکتی
اسکو کا محسوس کی ہے آرٹیکل کو ملاحظہ کرنے سے معلوم ہوتا کہ کوئی ایسا محسوس
ہوتا ہے وہ ہندوستان کے کسی کونے میں کیوں نہ ہو اسکو عمل اختیار کا مستوجب
قرار دینے کا حق پارلیمان کو ہے پارلیمان میں حیدرآباد کی جنتا کے نمائندے بھی ہیں
اور ان میں انکے نمائندے بھی ہیں اور ہمارے بھی ظاہر ہے کہ اس مسئلہ پر وہاں ایکٹ

•

اسکا یہ کہنا کہ ہمارا دستور منظور نہیں لیا گیا کہ سلسلہ (Consultation)
نہیں کیا گیا یہ بات درست نہیں ہے یہ پورا زمانہ تو نہیں کہ ہر شخص کے گھر
پر جا کر رائے لیجائے آج کل کی ڈیموکریسی تو یہ ہے کہ پارلیمان اور اسمبلی میں عوام
کے نمائندے موجود ہیں جب پارلیمان میں اس اسمبلی کو مستقل اسمبلی قرار
دینے کا سوال تھا تو اسوقت ہمکے نمائندے بھی تھے ڈسکس کر کے منوا سکتے
تھے اس لیے یہ کہنا صحیح نہیں کہ اس بارے میں ہمارے مشورہ نہیں کیا گیا ہے
میں نے اپنی تقریر میں یہ بتایا تھا کہ ایجوکیشنل ایکسپرٹس (Educational experts)
کی ایک کمیٹی بنائی جائے تا کہ ہر ایک زبان کو ترقی کا موقع ملے اور کسی کا دبانا (Suppression)
نہ ہو اور یہ کمیٹی جانچ کر کے کانکریٹ شیپ (Concrete shape) میں
اپنی رپورٹ پیش کرے میں نے یہ بھی ریزولیوشن میں گورنمنٹ سے کہا ہے کہ اسکو کمیشن
ایکسپرٹس کی کمیٹی شکل دینے کی جو ہمیں لگی ہے اگر ہاؤس اسکو منظور کرلے تو
اسکے بموجب انجمنیں لانے کیلئے غور کرسکتے ہیں

میں آخر میں یہ عرض کرونگا کہ عثمانیہ یونیورسٹی کا ذریعہ تعلیم اردو رہا ہے جو ہندی
سے تھوڑا بہت مختلف ہے یہ بات صوبے کی کسی دوسری یونیورسٹی کو حاصل
نہیں ہے اس اعتبار سے بھی اگر ہماری یونیورسٹی میں ہندی کو ذریعہ تعلیم بنایا جائے
تو یہ سنٹر کے حسب حال ہو جائے اسکا اسٹینڈرڈ رہ جائیگا مگر یہ بڑا خطرہ ہے اور
زیادہ سے زیادہ طلبا کو فائدہ ہوتا ہے تو ہمیں چھوٹی چھوٹی باتوں کو ہٹ دیکر اسکی
مخالفت کرنا ایک غلطی ہے اسکے معیار کو بڑھانے کیلئے اگر ہمیں کوئی سیکریفائس
(Sacrifice) کرنی پڑے تو ہمیں کرنا چاہیے

ایک اور امر جسے میں واضح کرنا مناسب سمجھتا ہوں وہ یہ ہے کہ اس یونیورسٹی
کو سنٹر کے تحت لینے یا نہ لینے سے ملی جو احساس ہورہا ہے میں سمجھتا ہوں کہ
وہ پورے زمانہ کے حیدرآباد کے آئسولیشن (Isolation) کا آئیڈیا (Idea)
لیکر کیا جارہا ہے حیدرآباد ہندوستان کا ایک حصہ ہے جیسے میں ہے کہ جب کبھی
ہندوستان کے استحکام کا سوال ہمارے سامنے آئے ہم ڈٹ کر کھڑے ہوں گے اور
یک زبان ہوکر اسکی تائید کریں گے اسکی مخالفت کے وہی معنی ہیں کہ حیدرآباد کا
سوال لیکر اتحاد کو کمزور کرنے کی کوشش کیجائے یہ سوال صرف عثمانیہ یونیورسٹی
کا نہیں بلکہ ہندوستان کی ایکتا کا ہے ایسے موقع پر اپنے اغراض اور تنگ نظری کو
درمیان میں لاکر اس مسئلہ پر غور کرنا درست نہیں میرے ریزولیوشن کے مقابلہ میں جو
تین ریزولیوشنس ہاؤس کے سامنے آئے ہیں ان میں کوئی وزن نہیں ہے میں سمجھتا ہوں کہ
میں نے اپنے بیان سے ہاؤس کو مطمئن کیا ہے اور آخر میں آپ سے درخواست (प्रार्थना)
کرونگا کہ میرے ریزولیوشن کو زیادہ سے زیادہ منظور کریں اور جو دوسرے تین ریزولیوشن
پیش ہوئے ہیں انکی سختی سے مخالفت کر کے یہ ثابت کردیں کہ ہم ہندوستانی ایک
ہیں

مسٹر اسپیکر - صاحبان ، کیم صاحب کی جانب سے جو اد ملے آیا ہوا ہے وہ
(Move) پیش کرتی ہوں -

Shri V. D. Deshpande : Sir, I am not amazed to hear before the House the professional speech by a professional man opposing the original resolution. I was expecting it, and very rightly I must congratulate that Member, on having made a good case out of a bad one.

In the first place, I would like to read before the House certain statements which have appeared in the Press on behalf of hon. the Chief Minister and other responsible Members of the Congress which will show beyond doubt what the position of the Treasury Benches is in this respect. I am referring to the issue of "Deccan Chronicle" dated the 3rd June, 1952, which contains the following:—

"In a Press Conference the hon. Chief Minister said that even in its first communication, the Hyderabad Government headed by Shri M. K. Vellodi had informed the Government of India that while the people of Hyderabad were not opposed to the introduction of Hindi in the University, they were against the Centre taking control of the University. If in spite of the opposition of the people of Hyderabad, the Centre ultimately decided to take over the University, the State Government had to put forward certain alternatives, he said."

It must be quite clear from the statement which I have read just now, that the Hyderabad Government and the Treasury Benches themselves were opposed to the transfer of the Osmania University to the Centre.

It is all right for a professional—disgruntled and treacherous—to say like that. Those professionals can support any move: they can make white out of black and black out of white; they can change day into night and night into day. (*Applause from the Opposition Benches*). It is all right for those professionals to call others as 'Professional agitators.' But, we who have been fighting for the regional languages for the last dozen years will probably remember that he was then in the Bar pleading for the cause of Shaukars, Zamindars and Jagirdars. For us, this is a matter of vital importance. While speaking all these things in the House, I am speaking with a heavy heart, with disappointment, grief and anger in my mind for the proposed transfer of the University to the Centre. Thirteen years'

back a fatal incident happened in Hyderabad and the then Government, against the will of the students, opposed our demand for singing the National Anthem '*VANDE MATHERAM*.' The whole student community then rose against the authorities and I would now warn the Treasury Benches that to-day also the whole people of Hyderabad will rise against them on this issue. (*Loud and Prolonged Cheers from the Opposition Benches*). Let them not think that by a simple majority they can carry out this proposition and hand over our University to the Centre. Let me also warn them that they are walking on live volcano which may break at any time. This is a very vital issue. Then the question will be: 'What will be the position of Hindi and what will be the position of regional languages?' It has been said that they want to strengthen the Hindi language. I for one have always stood for Hindi and have propagated that language. Hindi is, of course, inter-provincial language. But I would ask the hon. Member a plain question: Will you be prepared to turn your house into a Dharmasala.' I will again ask the hon. Member: 'If tomorrow, somebody comes and says that he wants to occupy your house, will you be ready for that? He will be having some fatigue and you may like to give him some fillip or help. But the point is, I will again repeat: 'Somebody wants to occupy your own house, Will you agree to that? I am only pleading before the House that the proposed transfer of the University to the Centre is something like taking away the very basis of our culture, the very basis of our languages here and the very basis of our education. I could not under stand when the hon. Member said that we could stand for regional languages and at the same time agree to the transfer of the University to the Centre. The problem has to be decided and I am sure the issues are very clear to us. I must say that only the regional languages should be the medium of instruction for the Maharashtrians, Andhras and Kannadigas here. (*Cheers from the opposition Benches*). It is only the mother tongue which can properly fulfil the needs of the different peoples of Hyderabad State. It has been said that the question of 'Azad Hyderabad' is being raised. I do not understand why those things are again lingering in the minds of the hon. Member. I should like to make it very clear that it is not a question of 'Azad Hyderabad'; but, it is a question of '*Vishala Andhra*.'—(*Loud cheers from the opposition Benches*). '*Samyukta Maharashtra*' and '*Samyukta Karnataka*.' The hon. Member

from Asifabad said that the Congress was not committed to Linguistic Provinces. I do not know since how long he has been in the Congress. If he can read the Nizamabad Resolution, it will be very clear to him that it is his Party that has demanded the disintegration of Hyderabad into three linguistic provinces. In view of that, does it stand to reason or does it appear sound to say that they were not committed to that?

As between the Centre and the States, what should be the relation. Everybody stands for the unity of India; everybody wants that India should be strengthened; but, at the same time, everybody feels that his own language, his own mother tongue, should get a fillip in order that he may be able to lay down the basis and principles of democracy in his own language. I would like to ask hon. Members of the House whether, by imposing upon the child the language which is not his mother tongue, it would be really possible to lay down the basis of democracy. Several Indian leaders including Dr. Rajendra Prasad have propagated that the mother tongue alone could be the basis of instruction.

When we plead that the medium of instruction should be the mother tongue of the child, people will come and say: 'You are opposed to Hindi.' Yes. We are opposed to Hindi as medium of instruction in the Hyderabad State. (*Cheers from opposition Benches*). About a Crore of Andhras, more than ½ a Crore of Maharashtrians, 17 lakhs of Kannadigas, 21 lakhs of Urdu-speaking people—every one of them do not like to have Hindi as their mother tongue. If this is very clear—as it should be—why should we plead that Hindi should be the mother tongue?

It is probably propagated that Hindi can be the mother tongue for those who are speaking Urdu. I very much like the minority community to realise that there is a game in this. Some hon. Members have expressed a feeling in the House that Hindi is an alternative to Urdu. If they think that by accepting Hindi they will be solving the problem of Urdu, I think, they are under a misapprehension. This is a very clever game to displace Urdu and I desire the minority community should realise it. The intention to see that Urdu has absolutely no place in the Hyderabad State is clearly visible and let me repeat my warning to the minority community. Just as we stand for Marathi, just as we stand for Telugu and just as we stand for Kannada, we stand also

for Urdu as a major language in the Hyderabad State. (*Cheers from the opposition Benches*) Do the protaganists of Hindi feel that if the University is transferred to the Central Government, there will be no place for Urdu in Vishala Andhra, Samyukta Maharashtra and Samyukta Karnataka. I would plead that the language which is the mother tongue of lakhs of people should ever remain, and instructions should be given to the children in that language alone. The whole game must be understood. There is no alternative left and the proposal must be abandoned. I vehementaly protest in this House that if this issue is not solved properly, let me warn the Treasury Benches that their attempt to sway the Members of the House by 'professional' considerations' is not going to help to afford a real solution to the problem.

It has been said and I have heard that the Maharashtrian Members and Kannadiga Members of the House are being told: 'Any way, Hyderabad is going to be the capital of Vishala Andhra and so the Osmania University will be going over to the Vishala Andhra. Neither the Maharashtrians nor the Kannadigas will have it. If so, what is the use of protesting against the proposed transfer of the University to the Centre?' This is a very nice act of 'professionalism. This appeal to the Members of the House that because the Osmania University will go to Andhras—no matter if it goes to Centre—Is it not the same British policy of 'Divide and Rule?' I will earnestly appeal to the hon. Members of the House: Beware of this 'Divide and Rule Policy'. Beware also of the resolution that has come before the House'. Somehow, the keys of the Treasury have been given to the Centre and in this resolution we are now requesting them: "Please give us subsistence allowance. Please do this; Please do that."

Our Treasury Benches, having submitted and yielded the peoples' cause to the Centre, now want to have an eyewash by saying that administrative efficiency should be seen and that encouragement should be given to regional languages. We are sorry to find this expression here. Those who are the people of the State and those who, by right, can claim the Osmania University as theirs have to appeal to the Centre: "Please give encouragement to the regional languages." That is the expression we find in that resolution. Can submission go beyond this?

While we raise this point, we never say that we do not stand for Unity of India. We do stand for the Unity of India—Unity of India as a family of different cultures and States and different languages. But we want to be distinctly understood that thereby we are not prepared to have, or to accept, Hindi as medium. I again repeat that word which smacks of Hindi imperialism. Attempt was made in Czarist Russia of the old to have Russian language for all the people of Russia residing in different states and speaking different languages. This Hindi Imperialism is nothing less than that. This Hindi Imperialism over all other languages is meant primarily to prepare the ground for the domination of the peoples of the North over those of the South; it was also to prepare the ground whereby in the South the principles of democracy cannot grow; it is a move to crush the peoples' movement which is going on in the South. All these considerations should be taken into account. This is only a link in the whole of a chain which is being very cleverly manœuvred and I will request the House to understand the implications of this.

The issues are very clear. The first issue is which is going to be the language of instruction? I stoutly say, it is the mother tongue that should be the medium of instruction. The second point is what is going to be the relation between Centre and the State. The relation should be not of Imperialism from the Centre, but of composite parts of a family co-operating with each other for the unity of the family as a whole. If this is accepted, I cannot understand how the Centre can demand control over the only University we have got. It is said that we should start a Government University. Why not charity begin at home. Why has it been thrown against us that we should start another University? No doubt, we could be hospitable—we could have given some palaces of the Nizam and many palatial buildings which our Ministers feel uneasy to live in (*Laughter*) to the Centre to start a fresh University.

I call this move nothing short of a betrayal of the people of Hyderabad (Cheers). The hon. the Chief Minister said in his Press Conference that if a resolution came at a proper time, he would like to support it and that he would like to consider it. The resolution which has been placed before the House was worded in such a way as to satisfy that desire. Let members of the House be allowed to vote on this

issue without a whip. I wrote a letter to the hon. the Chief Minister to the effect that, we were not going to make it an issue for the fall of the Ministry and that there should be free voting. I am sorry that opportunity has not been given. If a secret ballot is taken on this issue, most of the House, 95 per cent, will vote with us. Is the hon. the Chief Minister ready for this challenge? Will a free vote be taken? That will decide—whether the professionals are right or we are right.

Shri Ramrao Balkrishanrao Deshpande (Pathri): Mr. Speaker, Sir, though a very few speeches regarding the transfer of the Osmania University to the Centre have been made, yet, I think, much more has been said and much more which ought not to have been said, has also been said in these few speeches. Till now, I was under the impression that hon. Members of the Opposition were in the habit of opposing only those measures which were put forth by the Government of Hyderabad or the Treasury Benches or by hon. Members on this side. But from what has happened during the course of two or three speeches on that side, I have come to the conclusion that they have made it not only a habit but a custom to oppose whatever has been placed before them and today when there is a move from the Centre that the Osmania University should be transferred, there also they made themselves bold enough to attack the policy of the Central Government. One hon. Member of the Opposition Benches went even to the extent of saying that though there is nothing unconstitutional in the policy of the Central Government relating to the transfer of the Osmania University to the Delhi Government, there are certain provisos to the Section in the Constitution opposing the policy. I wish to thank him in that he has admitted to the extent of saying that at least there is some constitutionality or constitutional act in the Policy of the Central Government.

Mr. Speaker, Sir, to the hon. Members of the Opposition it may be a very important question as one of the hon. Members happened to say, but if seen from a different angle of vision, to others this question does not seem to be so very important. Sometimes, it is said that by the transfer of the Osmania University to the Centre, there will be great interference with the provincial autonomy and that entirely there will be the killing of the three regional languages; but so far as my individual opinion goes I feel by this transfer there is no danger of either. I am quite sure that the Central Government in this respect has got some higher motive in doing this,

Some times it is said that the State Government has not been consulted at all. What I mean to say is, is it incumbent or obligatory on the part of the Central Government to consult the State Government? That is my straight question to those who abuse the Central Government for the transfer of the Osmania University. Taking into consideration the present position of the University and the history of the University for the last 80 years, the Centre thought that this is the opportune time to take over the University. Why should there be such strong opposition in that direction? Then some people raised the question of the regional languages. My answer to them is that, adequate arrangements can be made in that direction. It is not necessary that the Osmania University alone should be retained for this purpose. One of the hon. Members of the Opposition just now made a direct attack on one of the hon. Members on this side that he was a professional critic, and that he was always accustomed to making white into black and black into white. I would not hesitate in saying that there are some hon. Members in the Opposition who are always in the habit of turning blue into red and red into blue. It is no use simply criticising others. If you go to the bottom of the whole thing, you will understand that the Central Government has got some higher motive in doing this. Well, I would refer to one thing *viz.* Police Action. At that time I wish to ask whether there was any gentleman who could say what right had the Central Government to interfere in the affairs of Hyderabad State? At that time they used to say that the Centre was making so much delay in taking drastic action against the atrocious regime of the Razakar movement. At that time we were very eager that something should be done.

Shri V. D. Deshpande: Is it the same Government now functioning as at that time—Razakar Government?

Shri R. B. Deshpande: Please do not interrupt.

At that time there was no question of these regional languages. Now a great question arises with regard to the Osmania University. How is it possible, if you say, that Telugu should be made the regional language, how is it possible, if you say, that Urdu should be made the regional language, and so on? After going into all the details of the matter, the Central Government thought it wise to have a definite policy about this matter and came to the conclusion

that until and unless the Osmania University is taken over by the Centre all these difficulties and the maladministration and mismanagement, which have crept into the very heart of the Osmania University, will not disappear. Mr. Speaker, Sir, I say that if really this situation is not altered, there is no chance at all for any higher education in our State. If this isolationist policy is followed for a very long time, I am sure that the condition of the Osmania University in particular and the condition of the education in general will entirely deteriorate.

Shri V. D. Deshpande: Who is the Chancellor of the University? Is it not the hon. the Chief Minister?

Mr. Speaker: No interruptions, please.

Shri R. B. Deshpande: When I hear some of the remarks of the hon. Members of the Opposition, I am simply surprised. When one hon. Member said that the Osmania University should be continued with Urdu only as the medium of instruction, I thought he has forgotten himself, and I wonder if he really belongs to the Education Department as he happens to say.

Shri V. D. Deshpande: Nobody has said that.

Shri R. B. Deshpande: You have said that.

Shri V. D. Deshpande: No, no.

Shri R. B. Deshpande: When he said that he was perhaps thinking that he was living in the old days and perhaps he was dreaming of the olden days of Urdu. Not only that another hon. Member of the Opposition said that if the Government would not take into consideration the proposed transfer of the Osmania University to the centre and if the Government did not change their view, they would soon have to face re-election. Let me bring to their notice that we who have got the ideology of Gandhi in our heart would never be afraid of such a threat. He may say there will be re-election. Not only that, even if there is another Police Action in that connection, we shall be never afraid of it. We shall be prepared to face it. Sometimes, a remark has been passed in this respect and it was said that irresponsible talk was going on in respect of the transfer.

In the end I would like to bring to the notice of the hon. Members of the House that this is only a reconstitution of the Osmania University and we have to carefully go through the resolutions brought before the House by the hon. Members of the Opposition and an hon. Member on this side of the House. The word reconstitution is a very important one. They are not going to take away the whole Osmania University. As one of my hon. Colleagues happened to say they are going to keep the Osmania University here only and one of the hon. Members of the Opposition happened to say that the Central Government was thinking of taking under its control all the buildings of the Osmania University. Do you think that the Central Government is so poor as not to be in a position to invest any money on the construction of buildings. So all such talks about the transfer of the Osmania University are mere show and camouflage. Therefore I would like to request the hon. Members of this side and also the hon. Members of the Opposition to give full and unanimous support to the resolution placed by Shri Ekbote and pass it.

شری اناجی راؤ گوارے نے یہ سمجھا تھا کہ ہم ... اس یونیورسٹی ریزولیوشن کے متعلق جو اعتراضات ہیں کے سامنے آتا ہے ... یہ سوالات نہیں اٹھائے جاسکیں ... نے کہا گیا کہ پروفیشنل ایجی ٹیٹرس (Professional Agitators) کمیونسٹ پارٹی اسکو اکسپلائٹ (Exploit) کرنے کے لیے یہ ریزولیوشن لا رہے ہیں اور ایک آنریبل ممبر نے کہا کہ اپوزیشن کی عادت (Habit) ہی یہ ہو گئی ہے اور ان کا یہ کسٹم ہو گیا ہے میں یہ کہونگا کہ آپ کا بھی کسٹم (Custom) یہ ہو گیا ہے ... ہو گئی ہے کہ جو کچھ بھی اپوزیشن کی طرف سے آئے اور کہا جائے اسکو قبول نہ کریں یونیورسٹی سے متعلق ضروری بحث کی بات ہے جو کچھ بھی کہا گیا ہے وہ اخبارات میں ... پروفیسر ریڈی صاحب ملکوٹے صاحب اور آپکے ... (Mayor) کا بیان آیا ہے ان تمام لوگوں نے یونیورسٹی کو سنٹر کے حوالے کرنے سے اختلاف کیا ہے کیا یہ بھی اپوزیشن کے لوگ ہیں ؟ مجھے معلوم ہے میں کئی لوگوں سے مل چکا ہوں خود آنریبل ممبر اور آنریبل ممبر سے مل چکا ہوں جنہوں نے بھی ناراضی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ہم سنٹر کے حوالے کرنے پر مجبور ہیں

جناب اسپیکر (شری بی رام کشن راؤ) یہ غلط ہے

شری اناجی راؤ گوارے آنریبل ممبر کا نام لینا میں نہیں چاہتا ... اخبارات میں جو خبریں ہیں وہ بھی صحیح نہیں ہیں ... ملکوٹے صاحب نے اپنے جو بیانات دیئے ہیں وہ اخبارات میں آئے ہیں

(La ughter) مسٹر اکسیس کو پتا ہوسکتا ہے کہ آپ نے یہ محسوس کیا ہو

Shri V D Deshpande Beware Beware!

Shri S Pratap Reddy (Wanaparthi) Mr Speaker Sir I submit that I have not been influenced by anybody

سری اما سی راؤ گوا نے میرے جواب دینے سے پہلے نئی ممبر نے خود جواب دیدیا ہے ایسے زیادہ کہنے کی ضرورت نہیں ہے یہاں یہ سوال ہے کہ یونیورسٹی سنٹر کے حوالے کرنے کے متعلق ایک نئی ممبر نے کہا کہ حیدرآباد کی یونیورسٹی اگر سنٹر کے حوالہ کردی گئی تو اس سے نقصان کیا ہو ؟ کیا سنٹر کی یونیورسٹی ہوتو وہ حیدرآباد کی نہیں کہلائی ؟ ہاں میں مانتا ہوں مگر اسی طرح میں یہ پوچھتا ہوں کہ اگر حیدرآباد کی ایک یونیورسٹی ہے تو سنٹر کو اس سے کیا نقصان ہو رہا ہے ؟ وہ حیدرآباد کی اس یونیورسٹی کے متعلق یہ کیوں نہیں سمجھتی کہ وہ حیدرآباد میں ہو تو کیا ہوا سنٹر ہی کی ہے کیوں نہ ہر حیدرآباد گورنمنٹ کی ہو تو دلی گورنمنٹ اسکو اپنی کیوں نہیں سمجھتی جبکہ یہ خواہش کی جا رہی ہے کہ دلی کی چیز کو بھی حیدرآباد اپنی سمجھے ؟ کہا گیا کہ یہ گویا تنگ نظری ہے مگر غور کیجئے کہ یہ گویا تنگ نظری ان کی ہے یا ہماری

ایک آنریبل ممبر نے آزاد حیدرآباد کے نعرے سے متعلق کہا ہے مجھے ان الفاظ کو سنکر افسوس ہوا ہے اور افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ان لوگوں نے جنہوں نے آزاد حیدرآباد کا نعرہ لگایا انکے صدر راج پرمکھ کو تو آپ قائم رکھے ہیں انکو نکالنے کی کوشش نہیں کرتے اور اس طرح کی کسی چیز کے متعلق جو ملک یاد سے تعلق رکھتی ہے کچھ کہا جائے تو یہ کہا جاتا ہے کہ پراونشلزم (Provincialism) ہے گویا تنگ نظری ہے یا آزاد حیدرآباد کا نعرہ ہے یہ آزاد حیدرآباد کا نعرہ نہیں ہے بلکہ اپنے حقوں کے تحفظ کا سوال ہے کانسٹی ٹیوشن (Constitution) کی دفعہ (۳۴۳) میں نیشنل لنگویج (National language) کے متعلق کہا گیا ہے کہ

The official language of the Union shall be Hindi in Devanagiri script"

ابھی ایک آنریبل ممبر نے کہا کہ نیشنل لنگویج کو رواج دینا چاہیے ہم کب یہ کہتے ہیں کہ ہندی نہ بڑھائی جائے ؟ آپ اپنی مادری زبان (मातृभाषा) کو کاٹ کر آفیشل لنگویج (Official language) لانا چاہتے ہیں لیکن غور کرنے کی بات یہ ہے کہ جس طرح ایک چھوٹا بچہ جو اپنی ماں کا دودھ پیتا ہے صحت مند ہوتا اور تندرست رہتا ہے اسی طرح سے جو بچہ اپنی مادری زبان میں تعلیم حاصل کرتا ہے وہ بھی اچھی طرح سے تعلیم حاصل کرسکتا ہے لیکن یہاں اپنی مادری زبان کا گلا گھونٹنے کی کوشش اس طرح کی جارہی ہے جیسا کہ ایک بچہ اپنی ماں کا دودھ

مقرر کیا ہے و … ہوتا ہے تو اس کے ساتھ ہی ان کے ساتھ بے انصافی کرنے
پر تیار ہوتے ہیں ۔ مادری زبان کے ساتھ بھی سلوک کیا جا رہا ہے ۔ ہم نے اپنے
ریزولیوشن میں صرف یہی کہا ہے اب ہندی لینگویج کو رکھ دینا چاہیے ہیں و ہمکو
اس پر عذر ض نہیں ہے اسکو کمپلسری (Compulsory) تو رکھیے ہیں و ہمکو
اعتراض نہیں ہے لیکن ہندی کو فروغ دینے کے لیے ایک اسی یونیورسٹی کو جسکی ضروری
کے لیے ہمیں … کروڑ سے زیادہ روپیے خرچ کرتے رہے ہیں سنٹرل گورنمنٹ لے لینا
چاہتی ہے ۔ جہاں ہمارے نوجوان تعلیم لے رہے ہیں ان کے لیے اس طرح سے آئندہ
مشکلات کا سامنا ہوگا کہ ہر زبان کے لیے تعلیمی سیٹیں ریزرو (Reserve) کر دیئے
جا سکے اور پروپورشنل سیٹس (Proportional seats) ہو گئے تب
جا کے جو یونیورسٹی میں شریک ہونے کے لیے جا سکتے تو ان سے کہا جا سکتا ہے
سیٹ نہیں ہے ۔ … ہمارے بچوں کا داخلہ نہیں ہوتا اس وقت ہم اعتراض نہیں
کر سکتے کیونکہ یونیورسٹی سنٹر کے ہاتھ میں ہو گئی اور ہر پراونس کے لڑکے کو
یہاں آ کر تعلیم پانے کا حق رہیگا ۔ ہمکو معلوم ہے کہ … ۹ … سنہ ۱۹۵ … تک
یہاں کی میڈیم لینگویج اردو تھی اور اردو ہی میں تعلیم دینے کی کوشش کی گئی جسے
ریجنل لینگویج بھی اسکو میڈیم آف انسٹرکشن (Medium of instruction)
کے طور پر نہیں رکھا گیا ۔ ریجنل لینگویج کے بارے میں اس زمانے میں تھوڑی بہت
کوشش کی گئی مجھے تھوڑی … کے لحاظ پر افسوس ہوتا ہے ۔

مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ آج وہی عمل یہاں بھی کیا جا رہا ہے ۔ اگر دو ریجنل
لینگویجس کو قائم رکھا جائے تو ہماری ڈیموکریسی (Democracy)
بھی چل سکیگی کیونکہ پورے دیش کی ایک راشٹر بھاشا (राष्ट्रभाषा) و
نہیں ہے اور نہ سب لوگ ان راشٹر بھاشا میں اپنا کام کرتے ہیں ۔ مجھے معلوم ہے کہ
آپکے پاس بھی ریزننگ (Reasoning) ہے ۔ … کہ ایک آنریبل ممبر
نے کہا کہ بہت سے لوگوں کے دماغ میں یہ ہے کہ کچھ دن کے بعد ممکن ہے کہ
حیدرآباد کا ڈس انٹگریشن ہو جائے اور ممکن ہے کہ آندھرا والوں کو اس سے فائدہ پہنچے ۔
لیکن ہمیں اس طرح سے غور کرنا نہیں ہے بلکہ ہمیں دیکھنا ہے کہ آج اس
یونیورسٹی کو حکومت ہند کے حوالہ کیا جائے تو اس سے فائدہ ہو سکتا ہے یا نہیں ۔
مجھے آنریبل چیف منسٹر اور … سے یہ کہنا ہے کہ آپ خود یہ چاہتے ہیں
کہ اسکو دہلی کے حوالہ کیا جائے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ حیدرآباد کی گورنمنٹ کا
یہ کام نہیں ہے کہ جو بھی دہلی سے حکم آئے اسکو … لے بلکہ آپکو چاہیے کہ آپ
اپنے ملک کے فائدہ اور عوام کی سہولت کے لیے خیال کریں چاہے یہ حکم دہلی گورنمنٹ
کا ہو یا کسی اور گورنمنٹ کا ۔ اگر آپ ایسا کریں تو میں یقین دلاتا ہوں کہ اپوزیشن
بھی آپکا ساتھ دینے کے لیے تیار رہیگی ۔ لیکن باوجود اسکے آپ یہ محسوس کرتے ہیں کہ
یہ … حیدرآباد کی پبلک یونیورسٹی کو دہلی کے حوالہ کرنے کے خلاف ہے ۔ نہیں
معلوم ایسا کیوں کیا جا رہا ہے ؟ اور کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی کہ دہلی گورنمنٹ نے
ایسا فیصلہ کیوں کیا ہے ۔ میں یہ کہونگا کہ اگر آپ عوام کی بہتری دیکھنا چاہتے

ہیں و اخبارات دیکھیے اور دیکھیے کہ مسئلہ کس کے موافق ہوتا ہے میں یہ بھی یہ عرض کرونگا کہ آج ہمارے جو رزولیوشنس پیش ہوئے ہیں مسئلہ ان ہی کے موافق ہوگا۔

آخری میں مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ اس یونیورسٹی کا مستقبل کیا ہوگا؟ یا اس یونیورسٹی میں جو ڈگریاں دی جاتی ہیں ان کو سامنے رکھ کر دیکھا جائے جیسا کہ میرے ایک دوست نے جو ایک بہت ہی اچھے وکیل ہیں کہا کسی بھی مقدمہ میں جائیے اس میں گنجائش ہو یا نہ ہو بہت ہی اچھی وکالت کرتے ہیں لیکن یہاں مجھے یہ کہنا ہے کہ یہ وکالت کا سوال نہیں بلکہ ملک کا معاملہ ہے

شری لکشمن کو بلڈا اب بھی اسی کیٹگری (Category) کے ہیں۔

شری وی ڈی دیشپانڈے - لیکن جاہر وکالت کر رہے ہیں۔

شری اماس راؤ گوارے آپکو معلوم ہے کہ جس وقت یہ خبر شہر میں آئی ہے سب لوگ اسکی مخالفت کر رہے ہیں میں اوسکے متعلق کچھ نہیں کہونگا بلکہ یہ دیکھیے کہ زیادہ لوگوں کی رائے کیا ہے اور ان لوگوں کی بھی رائے لیجیے جو کہ ایجوکیشنسٹس (Educationists) کہلاتے ہیں آپ انکے اسٹیٹمنٹس (Statements) دیکھیے اسکے بعد اپنی رائے دیجیے۔ کیونکہ آپ اپنی پارٹی کی وکالت کرتے ہیں اور میں اپنی پارٹی کی وکالت کرتا ہوں اسلیے باہر کے لوگوں اور گوا صاحب کا اسٹیٹمنٹ دیکھیے۔ مجھے یہ کہنا ہے کہ ہماری گورنمنٹ کو چاہیے کہ یہاں کی ملک کی رائے عامہ کو دیکھے اور اگر ملک اسکی مخالف ہے تو صرف دہلی سے سندیش (सवेरा) آنے کی وجہ سے اسکو نہیں مان لینا چاہیے کیونکہ یونیورسٹی کا مسئلہ ایک اہم مسئلہ ہے اور ہمارے بچوں کی تعلیم کا سوال ہے۔ اسلیے آپ صرف سنٹرل گورنمنٹ کو خوش کرنے کےلیے یونیورسٹی کو انکے حوالہ نہ کریں بلکہ اپنے مفاد کےلیے لڑیں۔ میں آپ سے پرزور اپیل کرتا ہوں کہ آپ اس مسئلہ کو اس طرح سے دہلی گورنمنٹ کے سامنے رکھیں اور جس اردو میڈیم سے یونیورسٹی کو دہلی کے حوالہ کرنے کےلیے رزولیوشن (Resolution) پیش کیا ہے وہ اسکو واپس لیں

Shri B Ramakrishna Rao Mr Speaker, Sir, I did not wish to intervene in this Debate at this stage, but after hearing the speeches of the hon Members who expressed their views on the Resolutions, I thought it better to intervene at this moment I heard all the speeches which were full of passion, full of acrimonious attacks, full of bitterness of feeling and several other accusations that should not have found a place in discussion on Resolutions of this character These Resolutions deal with the subject of the transfer of the Osmania University to the control of the Central Government They are an expression

of different feelings and different views. I expected hon. Members who spoke on this Resolution to be dispassionate, completely composed in their views, and balanced in the expression of their judgment. I am sorry to say that the hon. Members did not respond to this expectation of mine. That is exactly why I was compelled to intervene in the Debate at this stage. Otherwise, I should have reserved my remarks after all the hon. Members had their full say in the matter. I am quite prepared to admit that it is an important matter on which different hon. Members of the House may have their own views, and I am quite sure that all their views deserve to be heard, whatever be the consequences. It is only with the expectation that a statement and an exposition of the matter from me will facilitate better discussion, and more balanced expression of opinion, that I am intervening at this stage. I would briefly like to explain to the House the background of this proposal:

I am sure, all the hon. Members of this House are aware of the history of the Osmania University and its working for the last 30 years. It has been said by the hon. Members of the other side that they are disappointed to find a lot of Members on this side of the House who had also many complaints against the Osmania University and had to their credit a consistent fight for the cause of the regional languages and for other things, now arrayed in the opposite camp. I agree with many of those things that have been said. But, what was done in the past and what is it that is being done now? So much has been said about the suppression of regional languages. I will come to that subject later on. But I would like to express before the House in very clear terms the exact object of the Government of India in making this proposal for the transfer of control of the Osmania University. I found, behind the back of the discussion that was going on, a doubt as to the *bona fides* or to the motive that prompted the Government of India to make this proposal. What is the object? The object is not to deprive the Government or the people of Hyderabad of any legitimate advantage which they on have from the University. What is it that the Central Government has proposed? There were three alternatives proposed for taking over the Osmania University. I can concede that as the proposal came up before the people of Hyderabad, rather suddenly, it has given rise to certain legitimate misgivings. But, I must say that the Government of Hyderabad have not

sprung a surprise on the people of Hyderabad with regard to this. The Government of India had under consideration the question of re-organisation of the Osmania University since two years. It was two years ago when the Government of India asked the then Vice-Chancellor to make certain proposals regarding the re-organisation of the Osmania University. For some time, those proposals were being considered by the Government of India themselves and it was in October 1951 that the Government of India considered those proposals and accepted in principal a Resolution in the Cabinet, approving the proposal that the Osmania University might be taken under their control. The object was to constitute it into a University with Hindi as the principal medium of instruction. What are the considerations that prompted the Government of India? It has been said and admitted by several hon. Members that Hindi has been accepted by the Constitution of India as the official language for the whole of India, and everybody knows 15 years' time has been prescribed within which the official language of India would become almost the national language. It is in that direction that every state is making its efforts. The Government of India thought naturally that there should be a University in Southern India which would cater to the needs of the people of the South, and which would enable them in the space of the coming ten or 15 years to attain that proficiency in Hindi which they ought to attain if they want to take their proper place in the future set-up of India. If anyone wants to appear at the Federal Public Service Commission Examination or any other All-India Competitive Examination, it is bound to happen in the next few years that he should have a very good acquaintance with Hindi. It is quite true that in the other Universities this experiment of having Hindi as the medium of instruction has not been tried except at the Saugar University. The other Universities are still contemplating as to what has to be done with regard to the medium of instruction in the Universities. It is also true that the University Commission has put forward two suggestions in this regard. The first suggestion is that Hindi might ultimately become the medium of instruction in the Universities, or secondly and preferably, the medium of instruction should be the regional languages of the respective regions. It has not yet been decided as to which of the two suggestions—regional language of the region or Hindi—should be the medium of instruction at the University stage. No general decision has been taken with regard to this question.

But the object of the Government of India in selecting the Osmania University is an institution which should be declared a Central Institution and in which Hindi medium should be principally introduced was this: they found that in the Osmania University they had an institution where the medium of instruction was already one of the Indian languages namely *Urdu* though it was later converted into what is called *Hindustani*. Hindusthani is the medium of instruction in the Osmania University now. The Central Government naturally thought that the change over from Hindustani to Hindi was the easiest as it would not involve so many difficulties—those difficulties that are to be encountered in converting any other University into a Hindi medium University. It was purely a question of convenience and facility with which the institution could be converted into a Hindi University. There is no other motive. There is no *Mala Fides*.

Hon. Members have criticised and some of them have even indulged in harsh language — absolutely undeserved, absolutely unfounded—attacking the objective and motives of the Central Government and attacking also the motives of the Hyderabad Government. We have been criticised as having sold the birth right of the people for a mess of pottage. It has even been said that there has been a *Secret Deal* between the Hyderabad Government and the Indian Government. I would ask the hon. Members of the Opposition to ponder over their language and to ponder also over their motive in using such harsh language. What *Secret Deal* could there be, I ask, between the Hyderabad Government and the Government of India? The Government of Hyderabad is part and parcel of the Great *Republic of India* which we have all striven to create. (*Cheers*)

What is the disgrace on the part of the people of Hyderabad and the Government of Hyderabad, I ask, Sir, if their University becomes a Central Institution? If you are raised to the status of a Central University with all the privileges appurtenant to a Central University, what is the the disgrace, I repeat, on the part of the Hyderabad people?

As I shall point out, there is absolutely no question of suppression of regional languages at the bottom. My hon. friend the leader of the Opposition of the P. D. F. Party has let the cat out of the bag when he and others on

that side, expressed the views on this question The motive with which these attacks are made or the *bona fides* of the Central Government is being suspected, is political. They have let the cat out of the bag in their attacks The matter has to be looked at not from any political angle, not from what is going to happen to Vishal Andhra, Bruhan Maharashtra or Samyukta Karnataka It is not from that point of view The question of Vishal Andhra, Bruhan Maharashtra and Samyukta Karnataka is entirely irrelevant for the purpose of considering the present question. They will come in at their own time and if they do come—they are going to come and I do not deny that—that will be a different issue for consideration then, but why is it that they want to link that up with the proposed transfer of the University?

Let me ask my hon friends certain plain questions. What are the educational facilities that they have got under the present Constitution of the Osmania University? It is not yet given to the Centre. It is in some way connected with the Hyderabad Government. But what is the constitution of the University? The University is not governed by the Hyderabad Government, not by my friend, hon. Shri Phoolchand Gandhi, the Minister for Education. It is an autonomous body. It has got an independent constitution. It has got its University Council, Senate, Academic Council

Shri V. D. Deshpande: (An interruption)

Shri B. Ramakrishna Rao: I did not interrupt my hon. friend when he spoke and I expect the same courtesy from him. I do not want to be interrupted.

Shri V. D. Deshpande: The hon. Chief Minister has put certain plain questions for us.

Shri B. Ramakrishna Rao: I never asked of my hon. friend. They were not meant for being answered.

I was just putting this plainly before the House. What is the power the Hyderabad Government or this August Assembly can exercise over the Osmania University? Nothing either in the administration of the University or nothing on the academic councils; and nothing in other matters relating to administration. The Senate and other academic councils

carry on their administration under an autonomous constitution, with its own charter, with its statutes and with its ordinances. What is it that the Government can do? What is it that I, in my official capacity, am expected to do? As the Chief Minister and Chancellor of the University, what are the powers that I enjoy under the present Constitution of the University and what are those powers that you are afraid that in future your Chief Minister will lose?

Under the present constitution, when I happen to be the Chief Minister, the only power that I enjoy is to send back, in case of disagreement, any resolution of the University Council for their re-consideration. That is all the power that I have got as Chief Minister and as Ex-Officio Chancellor. Then, what power does the Government exercise in financial matters, except that it nominates the Treasurer. Beyond these two powers and a third power, namely, that the University Budget after being passed by the University Council comes for formal sanction—absolutely for formal sanction of the Government,—that are enjoyed by the Government, the University is entirely free and autonomous in its administration. Since when, I want to know,have my hon. friends became so enamoured and developed such love for the Government that they want to preserve the powers of the Government over the Osmania University?

Now I come to the powers enjoyed by the Legislative Assembly over the University. Absolutely none in the administration. The Legislative Assembly can refuse to vote the amount for the expenditure on University if it likes at the time of the Budget. That is all that it can do; otherwise and in all other respects, the Assembly has no other powers over the University. Then what is it for which my hon. friends want to agitate and why should they feel sorry if it was being taken by the Centre? What is it that prompts my hon. and learned friends to come and oppose this proposal?

It has been said that we are acting in treachery to the people of Hyderabad. I am proud of the treachery I am accused of having played. If this can be termed treachery, I am proud of it. I do not want to deny that charge. But I wish the House to understand that it is not an act of treachery. It is an act of commonsense, pure and simple. It is an act purely undertaken in the interests of the Unity

of India, in the interests of the cultural and educational expansion not only of Hyderabad but also of India.

What is the proposal that was made by the Government of India and agreed to by the Government of Hyderabad. The proposal is very simple. I will just read that communication, to dispel the doubts and suspicions engendered by a section of the people of Hyderabad against me and my Government. What is it that we have agreed to? What the Government of India want is this:

The Centre may take over the University College of Arts and Sciences in the campus and the University offices, the Department of Translation and Publication, the University Press and the Nizamia Observatory All the other colleges and institutions of the University, professional, degree, colleges and intermediate colleges, may pass over to the management of the Government of Hyderabad while being academically affiliated to the University The saving to the Government of Hyderabad under this is approximately 18 lakhs and the income to the Government of Hyderabad under this decision will be about 6½ lakhs. This is all that the Government of Hyderabad has agreed under the transfer of control to the Government of India. The professional colleges, the Degree Colleges, the Intermediate colleges that are existing and the power to create more colleges in Districts in the different regions, if possible, with the various regional languages as media of instruction, are entirely reserved. That has not been lost. It is one of the conditions that has been prescribed by the Government of Hyderabad that the Osmania University even after its reconstitution as a Central University will continue to affiliate not only all the existing colleges in which the medium of instruction varies—in some it is English, in some it may be other languages—but all the future colleges that may come up—both private and Government—should continue to be affiliated to the University, irrespective of their media of instruction. The Osmania University after its re-constitution will no doubt have *Hindi* as its principal medium of instruction but that change-over to Hindi, as I have said and as has been told by the mover of the fourth resolution, is not going to be sudden. Who says that Hindi is immediately capable of being introduced as the medium of instruction for M. A. or B A. or B. Sc. and other senior classes? None. Do you imagine that the Government of India or the Government of Hyderabad are not aware of the

academic difficulties in the way, the practical difficulties that are facing them? Do you believe that the Government would agree to immediately change over to Hindi and create difficulties for the present students?

It has been represented by the Government of Hyderabad that it has considered it necessary to stress the following considerations which must be kept in view in any scheme of implementation of this proposal I am reading this from the letter written by the Government of Hyderabad, and I think it is necessary for me to take the House into confidence

(*a*) The existing educational facilities in the State should not in any way be curtailed or reduced which means that the University must continue affiliation to existing colleges and the Government of Hyderabad should also provide for affiliation of such institutions that may be established in future.

(*b*) Local students should continue to be given preferential rights as regards admission to University colleges, especially Honours and Post Graduate courses.

(*c*) Details of the rights and privileges of the staff of the University have to be worked out, with due regard to their privileges under the Hyderabad Civil Services Regulation.

(*d*) As the University will be situated in the State, the appointment of the Vice-Chancellor of the University may be made in consultation with the State Government.

(*e*) In view of the large capital investment by the Hyderabad Government over the University and having regard to the need for the Hyderabad Government to undertake immediately suitable expansion of the Intermediate, Degree and Professional Colleges, which would be transferred to them, the Government of India should make a suitable capital grant, the details of which may be worked out by a Committee and finally agreed to by the two Governments.

These are the five points on which the Government of Hyderabad have laid stress and they are the subject matter of enquiry by the Committee appointed by consultation with the Government of India.

What else do the hon. Members want? Do they want to bargain with the Central Government? Do they want to evaluate the cost of the buildings—the cost of the buildings that have been raised, as if the Central Government

is going to take the buildings to Delhi and get compensation for that? Do they understand the meaning of the word 'compensation'? I ask the hon. Members. The question of compensation comes only when the property is being taken away by somebody—by the Centre or anybody. There is no question of transfer of any property here. It is the question of the transfer of control of a part of the institutions which are now under the University. That is all that is being proposed, and what are the objections to it? The objections raised are mostly based on certain misapprehensions.

Much has been made of the question of the regional languages. What is the position of the regional languages in the State? The regional languages did not enjoy any position in the eudcational system of the State, though on paper they were supposed to be the media of inartuction at the primary stage, till recently. It was with the greatest difficulty that many of the hon Members on this side of the House—perhaps a few on the other side also may have joined in it—took up the question and it was with the efforts of many of the members of this House—I am proud to say—that the regional languages could find some place in the system of education in the Hyderabad State It is after this Government came into power that we made the regional languages the media of instruction up to the high-school stage We claim that credit, and we claim greater love for the regional languages than ever has been exhibited by the other side. I would like to ask the Opposition, since when they have developed such love for the regional languages? I challenge them to prove that they are greater lovers of the regional languages than Members of this side of the House. After making the regional languages the media of instruction at the High School stage, what has happened? There is a standstill. It is not possible at the present moment to introduce regional languages as the media of instruction at the collegiate stage. Why has not the Andhra University done it? Why has not the Maharashtra University of Poona done it? What has happened to the several Universities in other parts of India? They are not less patriotic, they do not bear less love for regional languages than the hon. Members of the opposite side. Why have they not introduced the regional languages as media of instruction at the collegiate stage? The same thing is here in the Osmania University. It is not possible, because they have not developed the languages. There are no text books.

There is no sufficient scientific vocabulary in order to introduce them (the regional languages) as the media of instruction at the higher stage. Owing to these practical difficulties, inspite of their love for regional languages, the other Universities in India have not been able to introduce the regional languages as the media of instruction That is the difficulty in the case of the Osmania University also. There is another great difficulty which the Osmania University faces. The Andhra University is a regional University It is more easy and more convenient for the Andhra University to have Telugu as the medium of insrtuction, but it is not so easy for the Osmania University. The Osmania University happens to be situated in a region which has three languages as regional languages. The fourth, and another language, urdu, which used to be the medium of instruction has now been converted into Hindi. And what is the present charter? Article 4 of the present Charter, under which the Osmania University is now functioning, says:—

> "The chief characteristic of the University will be that instruction will be imparted in all branches of learning through the medium of Hindustani *written in Devanagari script.*"

There is an asterisk and down below the following explanation is given:

> "The goal is to adopt the federal language as the medium of instruction."

This happens to be the clause in the present Constitution of the Osmania University, while a study of the English language will be compulsory in examinations leading to the Bachelor's degree in arts and sciences. I would like to ask how such a change-over is going to suppress the regional languages? Is the transfer to the Centre going to make any change in the medium of instruction at the primary stage, at the secondary stage, or at the higher stage? Is it the proposal of the Government of India that the medium of instruction in the Higher Stages should be abolished and should be changed over to Hindi? Absolutely not. There is, therefore, no sense in saying that the transfer is meant for suppression of regional languages. Absolutely not, and there is no ground to say so. At best, what can be said is, supposing, later on there is disintegration of the State and Hyderabad City, which is placed in Andhra B, will then

join Vishala Andhra, and if this City then becomes the capital of the new Andhra State, then it may be possible for us to have, in this University, Telugu as medium of instruction. It is that distant prospect which is lurking at the back of the minds of the hon. Members of the opposite side.

Shri V. D. Deshpande: It may be distant to you.

Shri B. Ramakrishna Rao: I wish it were very near. It is that distant prospect which is lurking in the minds of my hon friends when they say that it is to sabotage this thing. My hon. friend, the leader of the P. D. F. very clearly said that it is in order to suppress the people's movement for Vishala-Andhra, Samyukta Karnataka etc. that the University is being taken over by the Centre. I am quoting his words. Well, if this is the doubt that is lurking at the back of my friend's minds. I say it is not a doubt which can be taken into consideration. Well, there may be disintegration, and if Hyderabad City joins Vishala-Andhra and becomes part of it and becomes the headquarters, there is time enough and the people of the region will certainly ask for what they desire. What is it now that he wants to be done? The Government of India feels that as it is, the Osmania University is the fittest institution to be taken over as a Central Institution and be conducted with Hindi as the medium of instruction. It has been very clearly said—and I repeat the assurance of the Government of India—that the transference to Hindi medium will be gradual. It can never be immediate. Even in Hindi there are not sufficient text-books and sufficient terminology and sufficient material so that the medium of instruction at the higher stages may continue to be English. The medium of instruction in most of the colleges which will be under the Government of Hyderabad and even in the University Colleges of Arts and Sciences which will be taken over by the Government of India, for many subjects will continue to be English, because that is the only suitable language through which expression in scientific subjects is easy, at least today, till the development of the other regional languages reaches that stage. So, any change of the medium of instruction will be gradual. It has also been assured by the Government of India that so far as the facilities of the local students are concerned, all the facilities that they now enjoy will be preserved in tact, and when we say that the medium of instruction in the University Colleges will be Hindi, it will be only a sort of necleus not only for Hyder-

abad Students, but for students coming from the South or even for hose from the North. Those who want to learn through Hindi might join the University College of Arts, or University College of Science, or the University Medical College. The Law College, the Engineering College and the rest of the Colleges will all be under the Hyderabad Government with English or, if it is possible, the regional languages, as the media of instruction. In spite of that they will continue to be affiliated to the Central University. What is it we are losing, I wish to ask. We are going to gain in the status which the University enjoys. We are going to gain in importance, because the Osmania University will become a University managed by the Government of India with all the privileges that are attached to the other Central Universities. It is to that that we have agreed. If we have done a treachery to the country, I confess to that treachery. If I have not done treachery—as I do believe that it is not an act of treachery—it is an act done in the common interest and the cultural unity of the country. I think the hon. Members of this House would agree with me that I am no less a Mulki than the hon. Members of the opposition; am no less a Mulki than the hon. members of the opposition; I have always espoused the cause of Mulkies whether in my public career as a non-official or as an official. I claim that privilege.

I resent the absolutely undeserved harshness of the language which was used against me or against the Government. We have done our best in considering the interests of the country in educational matters, and so far as safe-guards and certain other things are concerned, we have got the categorical assurances of the Prime Minister of India. I have his assurance, not only his personal assurance by word of mouth but his assurance on paper, that he is prepared to support the case of the regional languages even in the Osmania University after its reconstitution. Chairs for regional languages will not only continue to remain but a positive attempt will be made to encourage these languages. After all what encouragement are we going to give to the regional languages in the present context, taking it for granted that the University is not transferred to the Centre, excepting that at the appropriate moment we are going to introduce the regional languages as the medium of instruction? There is no other encouragement that the Government of Hyderabad or this august Assembly, impassioned

than ever, can give; and that encouragement the Government of India is amply prepared to give.

So far as the Academic Bodies and the administrative bodies are concerned they are all elected. They are elected by the Fellows, they are elected by the Graduates, they are elected by the teaching bodies, by the Deans. Who are they? They are people of Hyderabad. These people are not going to descend from Delhi or Heaven. It may be that the Vice-Chancellor may come.

Shri V. D Deshpande: You are accustomed to it.

Shri B. Ramakrishna Rao: Not only we, but everyone should be accustomed. The hon. Members have taken oath by the Constitution, and they must get accustomed to it, and get accustomed to the custom If they are not in a mood to get accustomed, I can repeat the word 'treachery' which has been used against me.

Shri V D. Deshpande: You accept Councellors.

(Interruptions from Treasury Benches).

Mr Speaker: No interruptions please.

Shri B. Ramakrishna Rao: Mr Speaker, Sir, I may require another 15 minutes, because I have got to explain other matters of interest in this connection and I must satisfy the whole House that it is not merely an act of treachery; it is not only the motive of the Hyderabad Government but I must say it is the motive of the Government of India that is being attacked, and being exhibited as *malafides*. I, therefore, request you, Sir, to give me some more time, and after my explanation, I am sure my hon. friends in the opposition will withdraw their resolutions on the subject.

(Cries of 'no , no' from opposition Benches).

Shri V. D. Deshpande. Mr. Speaker, Sir, the time-limit should apply to all.

Mr. Speaker: It is not applicable to the Ministers and the Leader of the House.

Shri V. D. Deshpande: If the hon. the Chief Minister promises that he will give another day, we have no objection.

Shri B. Ramakrishna Rao: On my part, I have no objection to give another day.

Shri Annajirao Gavane : Mr. Speaker, Sir, Yesterday it was represented to the Chair that the time required for the debate should be more and so the session should be started from 9 a.m. but a ruling was given that the time will not be extended and that the session will be only from 2 p.m. to 6-30 p.m. and so we should follow the ruling given yesterday.

Shri Gopalrao Ekbote: That can be discussed after the hon. the Chief Minister's speech is over.

Shri V. D. Deshpande. Mr. Speaker, Sir, can the ruling given by the Deputy Speaker yesterday that the Session will not be extended after 6-30 p.m. be ignored?

Mr. Speaker: Was there a ruling like that?

Shri V. D. Deshpande: Yes

Mr. Speaker : Then, we shall adjourn till 2 p.m. tomorrow.

The House then adjourned till two of the clock on Thursday, the 10th July, 1952.